www.saharaexpressdaily.com saharaexpressdelhi123@gmail.com ● saharaexpress123@gmail.com ● saharaexpressnews@gmail.com

Urdu Daily Published From Delhi,Patna&Ranchi

روزنامہ سہارا ایکسپریس دہلی

SAHARA EXPRESS,DELHI

TITLE APPLY Vol:01 Issue:173 30.06.2025 **MONDAY** Re.02 Page:08

جلد نمبر:01 شمارہ:۱۷۳ سوموار ۳۰ جون ۲۰۲۵ مطابق ۴ محرم الحرام ۱۴۴۷ھ صفحات:08

ہم لوگ نئے وقف قانون کو یکسر مسترد کرتے ہیں، قانون کی واپسی تک تحریک جاری رکھنے کا عہد: امیر شریعت

پٹنہ 29 جون (اسٹاف رپورٹر) پٹنہ کے تاریخی گاندھی میدان میں انسانوں کے امڈتے ہوئے سیلاب نے حکومت کے نئے قانون وقف کو یکسر مسترد کرتے ہوئے کہا کہ جب تک حکومت اس قانون کو واپس نہیں لے لیتی ہماری تحریک مستقل مضبوطی کے ساتھ جاری رہے گی۔ اس عہد کا اظہار امیر شریعت امارت شرعیہ بہار اڈیشہ، جھارکھنڈ ومغربی بنگال مولانا احمد ولی فیصل رحمانی نے بھی اپنے صدارتی خطاب میں وقف بچاؤ، دستور بچاؤ کانفرنس میں کیا۔ انہوں نے کہا کہ یہ وقف ایکٹ غیر دستوری اقلیت دشمن اور آرٹیکل ۱۴، ۱۵، ۲۵، ۲۶ اور ۳۰۰ اے کے خلاف ہے۔ انہوں نے شرکاء سے عہد لیا کہ: ہم سب عہد کرتے ہیں کہ اس وقت تک ہمارا یہ احتجاج جاری رہے گا جب تک یہ کالا قانون واپس نہیں لے لیا جاتا۔ انہوں نے کہا کہ گاندھی میدان کے اس احتجاج نے سبھوں کو محسوس کرا دیا کہ ہم سب کی اجتماعی کوششوں سے ان شاء اللہ یہ ایکٹ واپس ہو جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ مسلمان اپنے گھر اور وطن کی پرسکون زندگی کو خیرباد کہہ کر جوق در جوق گاندھی میدان میں جمع ہوئے ہیں، امید کی جاتی چاہیے کہ حکومت مسلمانوں کی بے چینی کو سمجھتے ہوئے وقف ایکٹ کو واپس لے گی۔ آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ کی تجویز اور تمام ملی جماعتوں کے مشترکہ تعاون سے امارت شرعیہ بہار اڈیشہ، جھارکھنڈ ومغربی بنگال کی قیادت میں ۲۹ جون کو "وقف بچاؤ دستور بچاؤ کانفرنس" پٹنہ کے گاندھی میدان میں منعقد ہوئی جو حسب توقع پوری طرح کامیاب رہی، اس میں بہار، اڈیشہ، جھارکھنڈ، مغربی بنگال کے مسلمانوں نے بالعموم اور ملک بھر کے عوام نے حصہ لیا جس میں ہر طبقہ اور ہر جماعت کے افراد شامل تھے۔ ایک محتاط اندازے کے مطابق یہ مجمع لاکھوں کا رہا ہوگا، پٹنہ کا گاندھی میدان اپنی تمام تر وسعت کے باوجود مسلمانوں کے امڈتے ہوئے سیلاب کے سامنے تنگ دامانی کا شکوہ کرتا نظر آیا، اس تاریخ ساز عظیم الشان کانفرنس سے ملک کے ممتاز ملی قائدین مختلف مکاتب فکر و خیال کے اصحاب فکر و دانش اور سیکولر اتحادی پارٹیوں کے قد آور سیاسی لیڈران و ممبران پارلیمان نے اپنے بیانات میں واضح کیا کہ ہندوستان کی سیاسی تاریخ میں شاید ہی کوئی ایسا دور آیا ہو جیسا کہ آج ہے جب سے مرکز میں بی جے پی برسر اقتدار ہوئی ہے۔ اس وقت سے تمام اقلیتی طبقے شدید اضطراب میں مبتلا ہیں، یہ حکومت ہندوستان سے اعلیٰ انسانی و اخلاقی اقدار کو مٹانے اور یہاں کی تہذیبی اور ثقافتی ورثے کو ختم کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ دراصل وہ اس راہ سے ملک کے دستوری ڈھانچے کو ختم کرنا اور یہاں کے آئین کو بدلنا چاہتی ہے۔ لہٰذا اگر ہم سب مل جل کر ایک ہو کر رہیں اور مل کر کام کریں تو بی جے پی کو اس کے مقاصد میں کبھی کامیابی نہیں ملے گی۔ مدھیہ پردیش کے سابق وزیر اعلیٰ دگ وجے سنگھ، طارق انور ایم پی، اکھلیش پرشاد سنگھ، ایم پی عمران مسعود، ایم پی عمران پرتاپ گڑھی، ایم پی، بھیم چارج، سلمان خورشید سابق مرکزی وزیر، راجیش رام لیڈر کانگریس، پپو یادو ایم پی، گوپال رودی واس ایم ایل اے، پھلواری شریف مجیب عالم صاحب ایم ایل اے، شکیل احمد خاں، اختر الایمان ایم ایل اے، جاوید ایم پی، ضیاء الرحمن برق ایم پی، کنہیا کمار نے اپنے بیانات میں کہا کہ ہم لوگ کسی حال میں بھی دستور کو کمزور نہیں ہونے دیں گے اور وقف قانون کے خلاف پورے ملک میں احتجاجی تحریک چلائیں گے اس موقع پر کانگریس کے صدر ملکا ارجن کھڑگے اور راہل گاندھی کا پیغام بھی پڑھا گیا۔ مسٹر تیجسوی یادو سابق نائب وزیر اعلیٰ بہار نے کہا کہ حق و انصاف کی لڑائی میں ہم سب مل جل کر اقدامات کریں اگر بہار میں ہماری حکومت تشکیل پاتی ہے تو ہم اس قانون کو یہاں نافذ نہیں ہونے دیں گے، کیوں کہ اس ملک کو بنانے اور سنوارنے میں سبھوں نے قربانیاں دی ہیں اگر ایک طرف اشفاق اللہ خان نے شہادت دی ہے تو دوسری طرف بھگت سنگھ تھے۔ اس ملک کے لئے ہندو سکھ عیسائی اور مسلمان بھائیوں نے جان کو نچھاور کیا ہے اس لئے ہم محبت کے پیغام کو عام کریں انسانیت کو بچائیں۔ آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ کے سکریٹری مولانا یاسین علی بدایونی نے کہا کہ ملک کے موجودہ حالات سے ملک کی ملی قیادت بے چین ہے، مرکزی حکومت نے وقف ایکٹ میں ترمیم کر کے اس بے چینی کو بڑھا دیا ہے ہم سب کو اس کے خلاف ہر طرح کی قربانی دینے کے لئے تیار رہنا چاہیے۔ امارت شرعیہ کے نائب امیر شریعت مولانا محمد شمشاد رحمانی نے کہا کہ جب تک یہ قانون واپس نہیں لے لیا جاتا اس وقت تک ہم خاموش نہیں بیٹھیں گے، قاضی شریعت مولانا محمد انظار عالم قاسمی نے کہا کہ انصاف پسند لوگ نئے قانون وقف کے خلاف کھڑے ہیں اس لئے کہ وہ جانتے ہیں یہ ملک دستور اور آئین کے تحت ہی چلے گا نہ کہ ظلم اور زیادتی سے۔ امارت شرعیہ کے قائم مقام ناظم مولانا مفتی محمد سعید الرحمن قاسمی نے خطبہ استقبالیہ پیش کرتے ہوئے اجلاس کے مندوبین کا خیر مقدم کیا اور کہا کہ اگر ہم نے اخلاص وللہیت، حوصلہ وہمت وفراست اور جہد مسلسل سے کام کیا تو ان شاء اللہ ہماری کوشش ضرور کامیابی سے ہمکنار ہوگی۔ انہوں نے ملک کے گوشے گوشے سے تشریف لانے والوں اور اپنے رفقاء کا بھی شکریہ ادا کیا۔ مولانا مفتی محمد ثناء الہدیٰ قاسمی نے کہا کہ عظمت رسول ہمارے ایمان کا حصہ ہے جو اس پر حملہ کرے گا ہم ناموس رسالت کے لئے سب کچھ قربان کر دیں گے۔ معروف ماہر تعلیم اور صالح نوجوان ولی الدین رحمانی نے کہا کہ ہم سب اللہ کے گھر کو قبضہ کرنے والے کے خلاف لڑیں گے، جمعیۃ علماء ہند کے جنرل سکریٹری مولانا معصوم قاسمی نے کہا کہ ملک کا دستور سیکولر دستور ہے اس لئے ملک پر کسی کی اجارہ داری نہیں ہونے دی جائے گی۔ اس موقع پر انہوں نے مولانا ارشد مدنی صدر جمعیۃ علماء ہند کا پیغام بھی پڑھ کر سنایا، مولانا سید امانت حسین مجلس علماء وخطباء امامیہ اہل تشیع نے کہا کہ یہ ملک ہمارا ہے اور ہم پورے حقوق کے ساتھ زندگی گذاریں گے۔ مولانا ابو الکلام شمسی نے کہا ہمارے آباء واجداد نے اس ملک کو خون جگر سے سینچا ہے اور اس کی حفاظت کی ہے۔ ہم بھی اس ملک پر کسی قسم کی آنچ نہیں آنے دیں گے، امیر شریعت خانقاہ کے سجادہ نشین خواجہ سرور چشتی نے کہا کہ ہم سب کو موقوفہ جائداد کی قربانی کے لئے تیار رہنا چاہیے، جماعت اسلامی ہند کے نائب امیر ملک معتصم نے کہا کہ برادران وطن کو ساتھ لے کر اس ظالمانہ قانون کے خلاف تحریک چلائی جائے۔ مولانا عامر رشادی صدر راشٹریہ علماء کونسل اعظم گڑھ نے کہا کہ جو لوگ امارت کے خلاف محاذ آرائی کر رہے ہیں ان کے خلاف بھی میدان عمل میں آنا چاہیے۔ ان کے علاوہ مولانا مفتی وصی احمد قاسمی نائب قاضی شریعت، مولانا سہیل اختر قاسمی، نائب قاضی شریعت، مولانا سہراب ندوی نائب ناظم، مولانا اسعد قاسمی صاحب امام وخطیب جامع مسجد پٹنہ جنکشن، مولانا سید شاہ طارق عنایت اللہ فردوسی، مولانا محمد عباس سکریٹری جمعیۃ علماء بہار، مفتی نشاط احمد جمشید پور، مولانا محمد ناظم قاسمی صاحب کے علاوہ محترمہ اسماء زہرہ صاحبہ رکن آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ، محترمہ عظمیٰ عالم کولکاتہ نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا اور کہا کہ خواتین اسلام بھی اس کالے قانون کے خلاف جد وجہد کر رہی ہیں۔ اجلاس مشترکہ طور پر کی کارروائی مولانا احمد حسین مدنی کنوینر وقف بچاؤ، دستور بچاؤ کانفرنس کے علاوہ مولانا مفتی محمد ثناء الہدیٰ قاسمی، مولانا مفتی وصی احمد قاسمی، مولانا محمد سہراب ندوی صاحب، مولانا قاضی انور حسین صاحب نے مرحلہ وار کارروائی چلائی۔ آخر میں یہ کانفرنس حضرت امیر شریعت کی دعا پر اختتام پذیر ہوئی۔

سمستی پور کے سرکاری اسکولوں میں ٹیبلٹ ملنا شروع، ہیڈ کوارٹر سے آن لائن نگرانی کی جائے گی

محمد زبیر۔۔۔ضلع میں محکمہ تعلیم کی جانب سے تمام سرکاری سکولوں میں ٹیبلٹ فراہم کرنے کا کام شروع کر دیا گیا ہے۔ پروگرام کا افتتاح کرتے ہوئے، ڈی پی او ایس ایس اے مانویندر کمار

رائے نے سمستی پور بلاک کے اپکرمیت مدھیہ ودیالیہ لگونیاں سوریہ کانتھ مدھیہ ودیالیہ جیتوار پور اور مدھیہ ودیالیہ موردیوا کے ہیڈ ماسٹروں کو ٹیبلٹ فراہم کیے۔ ڈی پی او نے کہا کہ ضلع کے تمام پرائمری اور مڈل سکولوں کو 2-2 گولیاں فراہم کی جائیں گی جبکہ سیکنڈری سکولوں کو طلباء کی تعداد کے مطابق 2 یا 3 گولیاں فی سکول فراہم کی جائیں گی۔ اس کے لیے تین ایجنسیوں کو ریاستی سطح سے سپلائی کرنے کا اختیار دیا گیا ہے۔ ایجنسی نے ضلع میں ٹیبلٹس کی فراہمی شروع کر دی ہے۔ بلاک ایجوکیشن عہدیداروں کی سطح پر جلد ہی اس کی 100 فیصد تقسیم کو یقینی بنایا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ ٹیبلٹ چلانے کے لیے ہر اسکول کے ہیڈ ماسٹر اور ایک ٹیچر کو تربیت دینے کا بھی منصوبہ ہے۔ ای-شکشا کوش کے ذریعے، کلاس ٹیچر 30 سے 40 بچوں کی حاضری کلاس میں ایک ساتھ یعنی اجتماعی طور پر کرائے گا۔ بچوں کی حاضری کو تین بار نشان زد کیا جائے گا۔ پہلی بار جب بچے اسکول آتے ہیں، دوسری بار جب بچوں کو مڈ ڈے میل ہوتا ہے اور تیسری بار اسکول بند ہونے سے پہلے حاضری کو نشان زد کیا جائے گا۔ اب اسکولوں کی پڑھائی، حاضری، دیکھ بھال اور دیکھ بھال کی مکمل تفصیلات ٹیبلیٹ کے ذریعے ڈیجیٹل طور پر ریکارڈ کی جائیں گی۔ اس کے ذریعے محکمہ براہ راست نگرانی کرے گا۔ اب تک کئی سکولوں میں بچوں کی تعداد کم رہی ہے۔ مطالعہ کا ماحول بھی کمزور رہا ہے۔ کئی اساتذہ سکول کے بجائے بلاک اور ضلع ہیڈ کوارٹر میں وقت گزار رہے ہیں۔ اب ٹیبلیٹس سے لیس یہ سسٹم اسکولوں کی اصل تصویر سامنے لائے گا۔

ریاستی گورنر کی زیارت اور کاکو علی نگر پالی کا محرم

سید آصف امام کاکوی

1447 ہجری کا چاند نظر آیا اور کاکو کی فضائیں ایک بار پھر غم و ماتم میں ڈوب گئیں۔ لیکن اس بار علی نگر پالی کی

عزاخانوں میں صرف عزاداری نہیں، بلکہ تاریخ کا ایک عظیم باب بھی رقم ہوا، جب ریاست بہار کے گورنر جناب عارف محمد خان نے کاکو علی نگر پالی کے امام باڑے کی زیارت کی اور شمع روشن کر کے امام حسینؑ کی بارگاہ میں دعا کی۔ یہ پہلا موقع تھا جب کسی گورنر نے محرم کے موقع پر علی نگر پالی کی زمین پر قدم رکھا اور مجلس عزا میں شرکت کر کے یہ واضح پیغام دیا کہ حق و انصاف کسی مذہب یا منصب کا محتاج نہیں۔ ان کے ہمراہ ڈی ایم الانکرتا پانڈے، ایس پی ونت کمار اور مقامی سماجی کارکن سید سلمان حسین بھی موجود تھے۔ امام باڑے میں شمع افروزی کے بعد روحانی فضا

قائم ہو گئی۔ اس سے قبل گورنر نے سید سلمان حسین کے گھر پہنچ کر ان کے خاندان سے ملاقات کی اور انہیں انگ وستر پیش کر کے عزت بخشی۔ علی نگر پالی کا محرم کوئی عام روایت نہیں بلکہ ایک تہذیب، ایک پیغام اور قربانی کی عظیم نشانی ہے۔ 1838 میں نوابوں اور شیعہ بزرگان کی جانب سے قائم کردہ یہ سلسلہ آج "شاہی محرم" کا درجہ پا چکا ہے۔ یہاں کا ہر تعزیہ، ہر علم اور ہر سبیل امام حسینؑ کی عظمت کی گواہی دیتا ہے۔ گورنر کی یہ حاضری محض رسمی دورہ نہیں، بلکہ امام عالی مقام سے وابستہ تہذیب کو خراج عقیدت

ہے۔ جب کربلا کی بات ہوتی ہے تو ساری سیاست سر جھکا دیتی ہے۔ کاکو آج بھی روایات اور جدیدیت کا حسین امتزاج ہے، اور Bihar 24x7 جیسے پلیٹ فارم نے اس پیغام کو ہر گوشے تک پہنچایا ہے۔

90% سے زائد نمبرات والوں کیلئے مولانا آزاد پارمیڈیکل پٹنہ میں مفت تعلیم

کچھ طلبا نے موقع کا فائدہ اٹھایا، مزید طلبا 17 جون تک اس آفر کا فائدہ اٹھائیں: ڈاکٹر عقیل صدیقی / ڈاکٹر عنایت پالوی

پٹنہ (پریس ریلیز) مولانا آزاد پارامیڈیکل ٹریننگ اینڈ ریسرچ انسٹی ٹیوٹ، پٹنہ کی ایک اہم میٹنگ میں ایک خاص فیصلہ کے تحت کسی بھی بورڈ سے انٹر امتحان میں 90 فیصد نمبرات حاصل کرنے والے طلبا و طالبات کو سال 2025 کے BOTT, BRIT,BMLT میں داخلہ لینے پر مفت تعلیم دینے کا انتظام کیا گیا ہے۔ اس کے تحت دو چار نے اس کا فائدہ حاصل کیا ہے۔ اس سلسلے میں مزید خواہش مند طلبا کے لئے 17 جون تک موقع ہے۔ وہ اس اسپیشل آفر کا فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ یہ باتیں کالج کے کوآرڈینیٹر ڈاکٹر عقیل صدیقی اور انسٹی ٹیوٹ کے پرنسپل ڈاکٹر عنایت پالوی نے مشترکہ طور پر کہی ہیں انہوں نے مزید کہا کہ خواہش مند امیدواروں کو پلس ٹو (انٹرمیڈیٹ) میں نمبرات کے فیصد کی بنیاد 50 فیصد کی تعلیمی فیس میں رعایت دی جا رہی ہے۔ مینیجنگ ڈائرکٹر جناب ایس ایچ پالوی کی صدارت میں منعقد میٹنگ میں یہ بھی فیصلہ لیا گیا تھا کہ انٹر میں 90٪ نمبرات حاصل کرنے والے داخلہ کے خواہش مند طلبا و طالبات کو سال 2025 کے BOTT, BRIT,BMLT میں اخلہ پر مکمل چھوٹ دی جائے گی۔ واضح رہے کہ مولانا آزاد پارامیڈیکل ٹریننگ اینڈ ریسرچ انسٹی ٹیوٹ، پٹنہ حکومت بہار سے منظور شدہ اور بہار یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنس، پٹنہ سے ملحق ہے۔ یہاں BOTT, BRIT, BMLT,BPT کے ساتھ ساتھ DMLT اور ڈریسر کورسیز کی تعلیم ہوتی ہے۔ ڈاکٹر عقیل صدیقی نے بتایا کہ ادارہ کو بہترین محنتی فیکلٹی کی خدمات حاصل ہے۔ یہاں پی ایم سی ایچ اور این ایم سی ایچ کے ریٹائرڈ ڈاکٹرس بھی طلبا کے مستقبل کو سنوارنے کیلئے اپنی خدمات دے رہے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ طلبا و طالبات کو اچھی تعلیم دینے اور ان کی صلاحیت اور قابلیت میں نکھار لانے کی غرض سے 70 فیصد حاضری کو لازمی قرار دیا گیا ہے۔ میٹنگ میں ایس ایچ پالوی، ڈاکٹر بانی چندر شیکھر، ڈاکٹر عقیل صدیقی، ڈاکٹر عنایت پالوی، کنٹرولر آف اکزامنیشن کاجل ساہ، ایڈمنسٹریٹیو آفیسر انجینئر شبیر علی، اکاؤنٹنٹ فرید احمد موجود تھے۔ داخلہ سے متعلق تفصیلی جانکاری کیلئے خواہش مند طلبا و طالبات موبائل نمبر 9934730386, 9199767709 پر رابطہ کر سکتے ہیں۔

راجگیر گرین ویلی دفتر کا افتتاح وقف بورڈ کے چیرمین نے فیتہ کاٹ کر کیا

(بہار شریف محمد آفتاب) نالندہ ضلع کے راجگیر میں اپنے خوابوں کا گھر بنانا آسان ہو گیا ہے۔ اپنے شہر نالندہ میں قسطوں پر زمین خریدیں اور گھر بنائیں۔ خوشگوار زندگی گزارنے کا سنہری موقع۔ اگر آپ نے ایسا سنہری موقع کھو دیا تو آپ کو دوسرا موقع نہیں ملے گا۔ آیئے آپ کو شہر کے بارے میں بتاتے ہیں۔ بہار شریف پوسٹ آفس سے کے ناور کمرالدین گنج کے پیچھے نزد بازار کا رخ کرتا

ہے۔ انوکھی ہوم اور بلیو اسکائی راجگیر گرین ویلی آفس کا افتتاح وقف بورڈ کے چیرمین حاجی محمد ارشاد اللہ نے فیتہ کاٹ کر کیا۔ اس موقع پر بلیو اسکائی راجگیر کے ڈائریکٹر محمد جاوید قریشی نے کہا کہ ہم شہر کے باسیوں کے لیے ایک منفرد گھر لائے ہیں تاکہ جن کے پاس پیسے نہیں ہیں وہ لوگوں کو قسطوں میں زمین دے سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ گو اسکیم ان لوگوں کے خاندان کے لئے دستیاب ہے جو اس ماہ زمین بک کریں گے۔ اس موقع پر سوگرہ وقف اسٹیٹ کے متولی حاجی محمد مختار، سوگرہ ہائی اسکول کے سکریٹری محمد آفتاب عالم، سوگرہ ہائی اسکول کے صدر سلطان انصاری، سوگرہ وقف اسٹیٹ کے رکن ظفر علی عرف روبی خان، سوگرہ وقف اسٹیٹ کے رکن لدن ملک، بہار شریف کے سابق امیدوار اسمبلی اصغر شمیم، راجہ کمار، راجکماری، راجد حانی سمیت متعدد افراد موجود تھے۔ شہر کے دیگر معززین بھی موجود تھے۔

روشن گھاٹ میں نہاتے ہوئے نوجوان ڈوب کر جاں بحق، لاش برآمد نہ ہو سکی

پٹنہ سٹی (محمد فہیم)

سلطان گنج تھانہ علاقہ کے روشن گھاٹ پر گنگا میں نہاتے ہوئے ایک نوجوان کی ڈوب کر موت ہو گئی۔ گھاٹ پر موجود مقامی لوگوں نے پولیس اور ایس ڈی آر ایف کو واقعہ کی اطلاع دینے کے بعد پولیس اور ایس ڈی آر ایف کی ٹیم نے موقع پر پہنچ کر گنگا میں تلاشی مہم چلائی لیکن دیر شام تک نوجوان کا کوئی سراغ نہیں ملا۔ ڈوبنے والے نوجوان کی شناخت 17 سالہ موشی ولد مو آزاد ساکن درگاہ روڈ کربلا، سلطان گنج تھانہ علاقہ کے طور پر ہوئی ہے۔ گھاٹ پر موجود لوگوں نے بتایا کہ نوجوان گنگا ندی میں نہانے کے لیے داخل ہوا تھا لیکن اسے اندازہ نہیں ہوا کہ پانی کتنا گہرا ہے اور وہ گہرے پانی میں چلا گیا۔ لوگوں نے شور مچانا شروع کر دیا لیکن تب تک وہ غائب ہو چکا تھا۔ لوگوں نے فوراً سلطان گنج پولیس اسٹیشن اور غوطہ خور راجندر ساہنی کو اطلاع دی۔ غوطہ خور راجندر ساہنی اپنی ٹیم کے ساتھ موقع پر پہنچ گئے۔ ایس ڈی آر ایف کی ٹیم بھی وہاں پہنچی اور مشترکہ طور پر گنگا میں تلاشی مہم چلائی۔ لیکن شام کو اندھیرا ہونے کی وجہ سے اسے روک دیا گیا۔ غوطہ خوروں نے بتایا کہ پیر کو ایک بار پھر سرچ آپریشن کیا جائے گا۔ یہاں واقعہ کی اطلاع ملتے ہی متوفی کے اہل خانہ روشن گھاٹ پہنچے جہاں سب کا برا حال تھا، روتے ہوئے۔

بنکم چندر چٹرجی کے آبائی گھر سے 'دیوی چودھرانی' کی تشہیر شروع

ممبئی، بہت انتظار کی جانے والی فلم 'دیوی چودھرانی'، جس کا اعلان ایڈ موشن پکچرز اور ایل او کے آرٹس کلکتہ کے ذریعے پہلی باضابطہ ہند-برطانیہ مشترکہ پروڈکشن کے طور پر کیا گیا

ہے، نے آج ایک تاریخی مقام سے اپنی تشہیر کا آغاز کیا۔ ''دیوی چودھرانی'' کے فروغ کا آغاز عظیم ادبی بنکم چندر چٹرجی کے آبائی گھر سے ہوا۔ پروموشنل تقریب میں مرکزی اداکاروں - پروسینجیت چٹرجی، شراوتی چٹرجی، ببرتی چٹرجی اور درشنا بنک کے ساتھ ساتھ نیشنل ایوارڈ یافتہ ڈائریکٹر سبھراجیت متر اور پروڈیوسر سومیا جیت مجمدار نے شرکت کی۔ فلم میں پروسینجیت چٹرجی بھوانی پاٹھک کا کردار ادا کر رہے ہیں۔ مشہور 'وندے ماترم' گانا بھی پیش کیا گیا، جس نے تقریب کو ایک گہری ثقافتی جہت دی۔ ٹیم نے بعد میں کالی ماں کے مشہور بورو ماں مندر میں بھی آشیرواد حاصل کیا۔ لیڈ اداکارہ شراوتی چٹرجی نے کہا کہ دیوی چودھرانی کی پروموشن بنکم چندر جی کے گھر سے شروع کرنا کسی معجزے سے کم نہیں، فلم کا سفر شروع ہو چکا ہے، اور میں اس درگا پوجا کی اس کہانی کو آپ تک پہنچانے کے لیے بہت پرجوش ہوں۔

الیکشن کمیشن ایٹ یور ڈور سٹیپ مہم کے تحت ڈی ایم نے گھر گھر جا کر رائے لی

پٹنہ سٹی (محمد فہیم)

ڈی ایم پٹنہ ڈاکٹر ایس ایم تیا گراجن نے پٹنہ صاحب اسمبلی حلقہ کے عالم گنج تھانہ علاقہ کے گلزار باغ میدان، عالم گنج تھانہ علاقہ سمیت مختلف علاقوں میں بی ایل اوز کے ذریعہ گھر گھر جا کر گنتی فارم کی تقسیم کا معائنہ کیا۔ اس دوران انہوں نے ووٹرز سے رائے بھی لی۔ لوگوں نے الیکشن کمیشن کو ان کی دہلیز پر ملنے پر خوشی کا اظہار کیا۔ ضلع مجسٹریٹ نے لوگوں سے اپیل کرتے ہوئے کہا کہ ہر اہل ووٹر کو اپنا نام ووٹر لسٹ میں شامل کرنا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ جیسے ہی ووٹرز کی جانب سے بھرے گئے فارم میں چسپاں تصاویر اور دستاویزات موصول ہوں گی، انہیں ایپ میں اپ لوڈ کر دیا جائے گا۔ الیکشن کمیشن ہر اہل ووٹر کو ووٹر لسٹ میں شامل کرنے کے لیے پرعزم ہے۔ کسی بھی معلومات کے لیے ووٹر ووٹر ہیلپ لائن ٹول فری نمبر 1950 پر رابطہ کر سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بہار اسمبلی انتخابات سے قبل الیکشن کمیشن ووٹروں کی تصدیق کر رہا ہے۔ الیکشن کمیشن آف انڈیا کی جانب سے ووٹر لسٹ پر نظر ثانی کی خصوصی مہم کا اعلان کیا گیا ہے۔ یہ جائزہ مہم 1 جولائی 2025 کی بنیاد پر چلائی جا رہی ہے۔ مجھے خوشی ہے کہ پٹنہ ضلع میں یہ مہم صحیح طریقے سے اور وقت پر شروع کی گئی ہے۔ یہ بھی کمیشن کی ہدایات کے مطابق متوقع رفتار سے چل رہا ہے۔

پیپلز کالج اررئیہ کی گورننگ باڈی میں اساتذہ کے نمائندے کا انتخاب پرامن اور خوشگوار ماحول میں اختتام

پروفیسر محمد طاہر حسین نمائندہ اساتذہ اور ڈاکٹر محمد عنایت اللہ ریٹرننگ آفیسر منتخب

اررئیہ (مشتاق احمد صدیقی) پورنیہ یونیورسٹی، پورنیہ کے رہنما خطوط کی روشنی میں پیپلز کالج اررئیہ کی گورننگ باڈی میں اساتذہ کے نمائندے کا انتخاب گزشتہ کل پرامن اور خوشگوار ماحول میں اختتام پذیر ہو گیا۔ موصولہ اطلاع کی مطابق شعبہ اردو کے سربراہ پروفیسر محمد طاہر حسین کو بلا مقابلہ نمائندہ اساتذہ منتخب کر لئے گئے جبکہ الیکشن کے حوالے سے ڈاکٹر محمد عنایت اللہ پرنسپل پیپلز کالج، اررئیہ کو الیکشن آفیسر (ریٹرننگ آفیسر) اور پروفیسر ڈاکٹر نعمان حیدر اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ سیاسیات، اررئیہ کالج، اررئیہ کو یونیورسٹی کی جانب سے الیکشن آبزرور (مشاہد) مقرر کیا گیا۔ کالج کے تمام اساتذہ نے پروفیسر محمد طاہر حسین کے نام کی تجویز اور تائید کی۔ نو منتخب اساتذہ کے نمائندے پروفیسر محمد طاہر حسین نے تمام اساتذہ کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ وہ اپنی ڈیوٹی پوری لگن اور ایمانداری سے سرانجام دیں گے۔ اس موقع پر کالج کا عملہ بشمول پروفیسر ناظم الدین، پروفیسر عبدالباری، پروفیسر جسیم الدین، پروفیسر اودھیش کمار جھا، پروفیسر امود کمار چودھری، پروفیسر محمد مزمل عالم، پروفیسر باسوکی ناتھ جھا، پروفیسر راکیش کمار ساہ، پروفیسر دیپک کمار موجود تھے۔

تین گھنٹے تک بجلی بند رہے گی

پٹنہ سٹی (محمد فہیم)

محرم کے دوران بلا تعطل بجلی کی فراہمی کو یقینی بنانے کے لیے پچشیل PSS سے منسلک 11kV شاہ بچارا فیڈر میں دیکھ بھال کا کام کیا جاتا ہے۔ جس کے باعث فیڈر سے بجلی کی فراہمی پیر کی دوپہر 12 بجے سے سہ پہر 3 بجے تک بند رہے گی۔ گلزار باغ الیکٹرک سپلائی ڈویژن کے ایگزیکٹو الیکٹریکل انجینئر محمد سجاد انصاری نے بتایا کہ اس عرصے کے دوران درگاہ روڈ اور کربلا روڈ میں ری کنڈکٹنگ کا کام کیا جائے گا۔ نتیجتاً 11 کے وی شیخپورہ فیڈر سے جڑے علاقوں بشمول ہواری ٹولہ، مشرقی ٹولہ، مورا لین، کربلا، درگاہ روڈ، کٹرہ منڈی، بی کے ایم سوڈ، میوا ساہ لین اور دیگر علاقوں میں بجلی کی سپلائی معطل رہے گی۔

بائک سواروں کا ایک گروپ پٹنہ شہر سے بھی وقف ایکٹ کو واپس لینے کا مطالبہ کرتے ہوئے پہنچا

پٹنہ سٹی، بہار، اڈیشہ، جھارکھنڈ اور مغربی بنگال کی طرف سے امارت شرعیہ نے اتوار کو پٹنہ کے تاریخی گاندھی میدان میں بڑی کانفرنس کا اہتمام کیا گیا۔ اس میں شرکت کے لیے پٹنہ شہر سے بھی سینکڑوں لوگ پہنچے۔ جس کی قیادت امیر شریعت حضرت مولانا احمد ولی فیصل رحمانی نے کی۔ اس بڑی کانفرنس میں شرکت کے لیے پٹنہ میٹروپولیٹن آر جے ڈی کے ترجمان محمد صابر علی کی قیادت میں پٹنہ شہر کے نوجوانوں کا ایک جلوس میں درجنوں موٹر سائیکلیں نکالی گئیں۔ یہ جلوس صدر گلی، مغربی دروازے، کالی گھاٹ، عالم گنج اور سبزی باغ سے ہوتا ہوا پٹنہ کے گاندھی میدان پہنچا۔

نرسنگ آفیسر سمیت 1479 عہدوں کیلئے فارم 18 جولائی تک

اہلیت رکھنے والے خواہش مند امیدوار ضرور فارم بھریں: امتیاز احمد کریمی

پٹنہ (اسٹاف رپورٹر) سنجے گاندھی پوسٹ گریجویٹ انسٹی ٹیوٹ آف میڈیکل سائنس (ایس جی پی جی آئی) لکھنؤ نے نرسنگ آفیسر سمیت 1479 عہدوں پر بحالی کے لئے نوٹیفکیشن جاری کی ہے۔ ان عہدوں کیلئے ریزرویشن کا فائدہ صرف اتر پردیش کے باشندے کو ہی

حاصل ہوگا۔ دیگر ریاستوں کے بھی زمرہ کے امیدوار صرف جنرل زمرہ میں بھی فارم بھر سکیں گے۔ خواہش مند اہل امیدوار ایس جی پی جی آئی کی آفیشیل ویب سائٹ www.sgpgims.org.in پر جا کر 18 جولائی تک آن لائن فارم بھر سکتے ہیں اور اسی ویب سائٹ سے دیگر تفصیلی جانکاری بھی حاصل کر سکتے ہیں۔ یہ باتیں بہار پبلک سروس کمیشن کے سابق چیئرمین امتیاز احمد کریمی نے اہلیت رکھنے والے تعلیم یافتہ بے روزگار نوجوانوں کے مفاد میں بتائی ہیں۔ جناب کریمی نے کہا کہ ان عہدوں کے لئے امیدوار بی ایس سی نرسنگ (آنرس)/ بی ایس سی نرسنگ ہونا ضروری ہے۔ امیدواروں کی عمر 18 سال سے 40 سال کے درمیان ہونی چاہئے۔ ریزرو کیٹوگری کے امیدواروں کو زیادہ سے زیادہ عمر کی حد میں ضابطے کے مطابق چھوٹ دی جائے گی۔ فارم فیس کے طور پر امیدوار کو 1180 روپے ادا کرنے ہوں گے۔ ایس سی/ ایس ٹی زمرہ کے لئے 708 روپے مقرر ہے۔ جناب کریمی نے کہا کہ اہل امیدوار ضرور فارم بھریں۔ دل و جان سے کمپٹیشن کی تیاری کریں۔ محنت سے کامیابی ملتی ہے۔ جناب کریمی نے کہا کہ طلبا و طالبات ہر طرح کے مقابلہ جاتی امتحان کے لئے خود کو تیار رکھیں۔ کوئی بھی مقابلہ جاتی امتحان خواہ روزگار حاصل کرنے کے لئے ہو یا اعلیٰ تعلیم کے لئے داخلہ ٹسٹ ہو آپ ضرور فارم بھریں۔ انہوں نے کہا کہ کسی بھی طرح کی کامیابی کے لئے محنت اولین شرط ہے۔ محنت اور لگن سے ہر منزل آسان ہو جاتی ہے۔ آپ دل و جان سے محنت کریں۔ محنت سے ہی کامیابی ملتی ہے۔ محنت کے بغیر کامیابی کا تصور محال ہے۔ ہماری دعائیں اور نیک تمنائیں آپ کے ساتھ ہیں۔

تعزیہ کا جلوس لائسنس کے بغیر نہیں نکالا جائے گا

کھگول (شعیب) کھگول تھانہ انچارج راج کمار سنگھ کی صدارت میں اتوار کو کھگول پولیس اسٹیشن میں محرم تہوار کے سلسلے میں امن کمیٹی کا اجلاس منعقد ہوا۔ ملاقات میں محرم الحرام کے پرامن انعقاد پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ محرم تعزیہ کے جلوس کے لیے لائسنس لینا لازمی قرار اس کے علاوہ روٹ مقررہ روٹ چارٹ کے مطابق نکالے جائیں گے۔ دونوں برادریوں آئے لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے کھگول پولیس اسٹیشن کے سربراہ خبریں پھیلانے والوں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔ اس بار انہوں نے کہا کہ تہوار مکمل طور پر پرامن اور ہم آہنگی کے ماحول میں

چارٹ پر بھی تبادلہ خیال کیا گیا۔ تھانہ صدر نے بتایا کہ تعزیہ اور جلوس کے لوگوں سے باہمی بھائی چارہ برقرار رکھنے کی اپیل۔ اس میٹنگ میں نے کہا کہ محرم کو پرامن طریقے سے منایا جائے۔ سوشل میڈیا پر جھوٹی محرم الحرام کے حوالے سے عوام میں خوشی اور مسرت دیکھی جا رہی ہے۔ منایا جانا چاہیے۔ کسی بھی قسم کی افواہوں سے گریز کریں۔ اگر کوئی سماج دشمن عناصر میلے میں خلل ڈالنے کی کوشش کرے تو فوری طور پر مقامی پولیس انتظامیہ کو اطلاع دیں۔ تعزیہ جلوس کے لیے درخواست کے ساتھ 10 کمیٹی ممبران کا آدھار کارڈ اور موبائل نمبر فراہم کرنا لازمی ہے۔ اس موقع پر سب انسپکٹر نوین کمار، سب انسپکٹر پریا مالا، سنیل کمار، کیتیندر کمار، اپادھیائے، سدھارتھ کمار سنگھ، اسسٹنٹ پولیس انسپکٹر کرشنا پنڈت، دھنجے کمار، کانسٹیبل برکھا کماری، سابق سٹی نائب صدر سنیل کمار، سماجی کارکن چندر پرنس، محمد سجاد عالم، شعیب قریشی، اسحاق گوہر کمار، گوہر کمار صدر اقبال، گوہر کمار اور دیگر موجود تھے۔ اس موقع پر بزنس اسوسی ایشن کی اوما گپتا، محمد شاہنواز عرف رنکو، محمد منور، محمد راجہ، محفوظ عالم، محمد سلطان عرف وکی، راکیش کمار گپتا، پرسون کمار، سجاد عالم، آشوتوش کمار سریواستو، اور دیگر موجود تھے۔

Urdu Daily Published From Delhi,Patna & Ranchi

सहारा एक्सप्रेस

को

दिल्ली में ज़रुरत है

Reporter

&

Bureau Chief

saharaexpressdelhi123@gmail.com

Contact No 9334346898

www.saharaexpressdaily.com

روزنامہ سہارا ایکسپریس دہلی
SAHARA EXPRESS,DELHI

'تہران اب بھی ایٹمی ہتھیار کے لیے افزودہ یورینیم تیار کر سکتا ہے': امریکی حملے سے ایرانی جوہری تنصیبات کو کتنا نقصان ہوا؟

اقوام متحدہ کے جوہری تنصیبات پر نظر رکھنے والے ادارے کے سربراہ نے کہا ہے کہ ایران کے پاس ممکنہ طور پر ایک جوہری ہتھیار کے لیے یورینیم کو دوبارہ افزودہ کرنے کی صلاحیت موجود ہے اور وہ 'چند ماہ کے اندر' ایسا کر سکتا ہے۔ انٹرنیشنل اٹامک انرجی ایجنسی (آئی اے ای اے) کے سربراہ رفال گراسی کا کہنا تھا کہ ایران کی تین جوہری تنصیبات پر گذشتہ ہفتے کیے گئے امریکی حملے سے شدید مگر 'مکمل نقصان نہیں ہوا'۔ گراسی نے سنیچر کو ایک پیغام میں کہا کہ 'ہم یہ دعویٰ نہیں کر سکتے کہ سب کچھ ختم ہو گیا ہے اور وہاں کچھ بھی موجود نہیں ہے۔' یاد رہے کہ اسرائیل نے ایران میں جوہری اور عسکری اہداف کو 13 جون کو اس دعوے کی بنیاد پر نشانہ بنایا تھا کہ ایران جوہری ہتھیار بنانے کے قریب ہے۔ اس کے بعد دونوں ممالک کی جانب سے ایک دوسرے پر حملے کیے گئے تھے جس کے بعد امریکہ نے 22 جون کو ایران کی تین جوہری تنصیبات پر بمباری کر کے انھیں 'مکمل طور پر تباہ' کرنے کا دعویٰ کیا تھا۔ تاہم اس کے بعد سے اس دعوے کے حوالے سے امریکی میڈیا کی جانب سے شک کا اظہار کیا گیا ہے۔ سنیچر کو گراسی نے بی بی سی کے امریکہ میں پارٹنر ادارے سی بی ایس نیوز کو بتایا کہ تہران 'چند ماہ میں ایک دوسرے سے جڑے متعدد سینٹری فیوجز کے ذریعے افزودہ یورینیم تیار کر سکتا ہے۔' انھوں نے یہ بھی کہا کہ ایران کے پاس اب بھی وہ 'صنعتی اور ٹیکنالوجیکل صلاحیتیں موجود ہیں۔۔۔ اس لیے اگر ہو چاہے تو وہ یہ دوبارہ شروع کر سکتے ہیں۔' آئی اے ای اے اس حوالے سے شکوک کا اظہار کرنے والا پہلا ادارہ نہیں ہے۔ رواں ہفتے پینٹاگون کی ایک لیک ہونے والی ابتدائی انٹیلیجنس رپورٹ میں یہ دعویٰ کیا گیا تھا کہ امریکی حملے کے باعث یہ پروگرام صرف چند ماہ ہی پیچھے گیا ہے۔ جمعرات کو اپنی تقریر میں ایران کے رہبر اعلیٰ نے اپنی تقریر میں کہا تھا کہ ان حملوں کے باعث بڑا نقصان نہیں ہوا ہے۔ تاہم ایرانی وزیر خارجہ عباس عراقچی کا کہنا تھا کہ غیر معمولی اور سنجیدہ نوعیت کا 'نقصان ہوا ہے۔ تہران کی جانب سے آئی اے ای اے کی ان تنصیبات تک رسائی کی درخواست مسترد کی جا چکی ہے اور جمعے عراقچی نے ایکس پر کہا تھا کہ گراسی کی جانب سے بمباری کا نشانہ بننے والی تنصیبات تک ان کے تحفظ کو یقینی بنانے کے لیے رسائی پر زور دینے کا کوئی مقصد نہیں ہے اور ممکنہ طور پر ان کا ارادہ ٹھیک نہیں ہے۔ امریکی محکمہ دفاع کے ابتدائی انٹیلی جنس جائزوں کے مطابق ایران کی جوہری تنصیبات پر امریکی فضائیہ کے حملوں نے ایرانی جوہری پروگرام کو 'مکمل طور پر' تباہ نہیں کیا اور ممکنہ طور پر اسے صرف چند ماہ پیچھے دھکیلا ہے۔ ڈیفنس انٹیلی جنس ایجنسی کی جانب سے کی جانے والی تحقیقات سے واقف ذرائع نے بی بی سی کے امریکی پارٹنر چینل سی بی ایس کو بتایا تھا کہ امریکی بنکر بسٹر بموں کے حملوں میں ایران کا افزودہ یورینیم کا ذخیرہ تباہ نہیں ہوا تھا۔ وائٹ ہاؤس نے نقصان کی حد کے ابتدائی جائزے کو 'مکمل طور پر غلط' اور ڈونلڈ ٹرمپ کے اقدامات کو نیچا دکھانے کی واضح کوشش قرار دیا تھا۔ وائٹ ہاؤس کی پریس سیکریٹری کیرولین لیویٹ نے اس ابتدائی انٹیلیجنس رپورٹ کے حوالے سے کہا تھا کہ 'یہ مبینہ تجزیہ مکمل طور پر غلط ہے اور یہ (دستاویز) ٹاپ سیکرٹ × تھا لیکن اسے سی این این کو انٹیلیجنس کمیونٹی میں ایک نامعلوم، نچلے درجے کے شخص کی جانب سے لیک کیا گیا ہے۔' انھوں نے سوشل میڈیا پر ایک پوسٹ میں کہا تھا کہ 'مبینہ تجزیے کی یہ لیک صدر ٹرمپ کو رسوا کرنے کرنے اور لڑاکا طیاروں کے پائلٹس سے کریڈٹ چھیننے کی کوشش ہے جنھوں نے یہ مشن سرانجام دیا اور ایران کے جوہری پروگرام کا خاتمہ کیا۔' انھوں نے کہا کہ سب جانتے ہیں کہ جب آپ 14 تیس ہزار پاؤنڈ وزنی بم درست نشانہ پر گراتے ہیں تو کیا ہوتا ہے: مکمل تباہی۔ ادھر پینٹاگون نے بی بی سی کو وزیر دفاع پیٹ ہیگسیتھ کا بیان بھیجا ہے جس میں وہ کہتے ہیں کہ جو کچھ ہم نے اور میں نے دیکھا ہے اگر اس کا جائزہ لیا جائے تو ہماری بمباری نے ایران کی جوہری ہتھیار بنانے کی صلاحیت کو تباہ کر دیا ہے۔ ہمارے بڑے بم تمام اہداف پر درست مقام پر گرائے گئے اور انھوں نے اپنا کام کیا۔ اس بمباری کا نتیجہ ایران میں اس پہاڑی کے نیچے موجود ملبے کی صورت میں پڑا ہے، اس لیے جو بھی یہ کہہ رہا ہے کہ یہ بم تباہ کن نہیں تھے وہ صدر اور اس کامیاب مشن کی اہمیت کو کم کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ خیال رہے کہ حملوں کے بعد امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے کہا کہ امریکی فضائی حملوں نے ایران کی جوہری افزودگی کی تنصیبات کو 'مکمل طور پر' تباہ کر دیا ہے۔ ایک سیٹلائٹ تصویر، جو انھوں نے شیئر نہیں کی، کا حوالہ دیتے ہوئے صدر ٹرمپ کا کہنا ہے کہ اس میں سفید رنگ کی چٹانوں سے گھری ایک عمارت دیکھی جا سکتی ہے جو آگ کے شعلوں سے محفوظ ہے۔ 'لیکن سب سے زیادہ نقصان زمین کی سطح سے کہیں نیچے ہوا ہے۔' تاہم زمین کی سطح کے نیچے کتنا نقصان ہوا ہے، اس بارے میں فی الحال اندازے ہی لگائے جا سکتے ہیں۔ ڈونلڈ ٹرمپ نے لکھا کہ 'ہم نے گذشتہ روز ایک شاندار فوجی کامیابی حاصل کی، بم × ان کے ہاتھوں سے چھین لیا (اور اگر وہ کر سکتے تو وہ اسے استعمال ضرور کرتے)'۔ تاہم اس حملے کے بعد سامنے آنے والی سیٹلائٹ تصاویر سے زیادہ جن تصاویر کو اہمیت دی جا رہی ہے وہ دراصل اس حملے سے چند روز پہلے لی گئی تھیں جن میں فردو جوہری تنصیب کے گرد غیر معمولی نقل و حرکت دیکھی جا سکتی تھی۔

"آج بھی کربلائیں سجی ہوئی ہیں"

تاریخ شاہد ہے کہ مسلمانوں نے جب کبھی دین کے مقابلے میں دنیا کو ترجیح دی اور دین چھوڑ کر دنیا کو اختیار کیا تو بدلے میں انہیں دنیا تو نہ ملی بلکہ اللہ تعالیٰ کے سخت عذاب کے مستحق ٹھہرائے گئے۔ جو شخص اللہ تعالیٰ سے دنیا مانگتا ہے تو دنیا اس کے منہ پر ماردی جاتی ہے اور جو آخرت کا طلبگار رہتا ہے تو اسے آخرت کے ساتھ ساتھ دنیا بھی عطا کی جاتی ہے۔ وہ شخصیات جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے فانی دنیا کو ٹھوکر ماری، ایسے لوگوں کے ذکر کو باری تعالیٰ قیامت تک جاری فرما دیتا ہے اور دنیا ان سے رہنمائی حاصل کرنے میں فخر محسوس کرتی ہے۔

کربلا میں حضرت امام حسینؓ نے دین اسلام کی بقا اور سربلندی کیلئے جس طرح جوانمردی اور شجاعت کے ساتھ جنگ کی اور جس مجاہدانہ انداز سے اپنے پورے خاندان کو قربان کر دیا، اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ حق جیت گیا اور باطل ہار گیا۔ آپ ظاہری طور پر تو شہید ہو گئے مگر حسینیت کو دوام حاصل ہو گیا، ویسے بھی حسینیت کو ختم کرنا کسی کے بس میں نہیں۔ حسینؓ ایک شخصیت کا نام نہیں بلکہ حسینؓ تو ایک عالمگیر پیغام حق ہے، ایسا آفاقی پیغام ہے جو رہتی دنیا تک انسانوں کو باطل کے خلاف ولولہ شوق عطا کرتا رہیگا۔ حسینؓ ایک مسلسل تحریک ہے، حسینؓ ایک مذہب ہے جو ہمیشہ طاغوتی طاقتوں سے ٹکراتا رہیگا، حسینؓ تو ایک ملت ہے جو حضرت ابراہیم سے شروع ہو کر میدان کربلا میں اپنے نقطہ عروج پر پہنچی۔ امام عالی مقام کی شہادت اسلام کے احیا کیلئے منارہ نور ہے، جب تک یہ دنیا قائم رہیگی ان کی محبت وعقیدت ہر مسلمان کے دل میں رہیگی۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم شہدائے کربلا کے ایثار وقربانی کو محض رسمی طور پر نہ سمجھیں بلکہ دین اسلام کے مقصد عظیم کے خاطر امام حسینؓ نے اپنی جان کا جو نذرانہ پیش کیا، اس فلسفے کو عزیز جانیں، اسی میں ہماری فلاح ونجات ہے۔ آج پیغام حسینی کی نشر واشاعت کی پہلے سے کہیں زیادہ ضرورت ہے کیونکہ انسان اپنے دین سے دور ہوتا جا رہا ہے۔ تو جناب ہم کب بیدار ہونگے، وقت آچکا ہے کہ حسینؓ کو تقسیم اور تفریق کیلئے نہیں صرف جمع کیلئے پیش کیا جائے، پیغام کربلا کا پرچار کیا جائے اور اس کا پرچار ظلم کے مخالف اور مظلوم کے ساتھی عوام ہی کر سکتے ہیں اور ان ہی کو کرنا بھی چاہئے، کیونکہ ہر دربار، سرکار میں حاضری دینے والوں سے امید لا حاصل ہے۔ یہ جھوٹ اور سچ کا کھیل ہمیشہ رہیگا اور اصول فروش اور اصول پرست بھی ہمیشہ آمنے سامنے آتے رہینگے۔

قارئین محترم! آج بھی کربلائیں سجی ہوئی ہیں، آج بھی شام کے بازار کھلے ہوئے ہیں، آج بھی دمشق کے دربار لگے ہوئے ہیں، محل سرائیں، قلعے، اونچے اونچے مینارے قائم ہیں، حسینؓ بھی ہیں اور یزید بھی ہیں۔ آج بھی حسینؓ یزیدیوں کے نرغے میں ہیں، آج بھی حسینؓ نہتے اور ادھر شمشیریں ہیں، یزیدیوں کا گھیرا آج بھی مضبوط ہے، مظلوم کربلا اپنے گھرانے اور جانثاروں کے ساتھ حصار میں ہیں، آج بھی فرات لبالب بھرا ہوا ہے، زور شور سے عین سامنے بہہ رہا ہے اور حسینی پیاسے ہیں اور فرات کو دیکھ رہے ہیں۔ آج بھی فرات پر پہرا ہے، ادھر حسینی بھوکے اور ادھر انواع اقسام کے کھانے پینے ہیں، وہی رزق کی توہین کے مناظر ہیں، بچے کچھے کھانے کتے بلیاں کھا رہے ہیں اور کھانے کے بعد سرور وکیف کے دور چل رہے ہیں۔ اصول وضابطہ سب کتابوں میں بند ہے اور منہ سے نکلی بات ہی قانون ہے۔ آج بھی کالی صدیوں کی بے داد جاری ہے، قتل کر کے مجرم چھوٹ جاتے ہیں، آج بھی دولت معیار ہے اور اونچے اونچے محلوں میں لہو کے چراغ جل رہے ہیں، غریبوں کا پرسان حال کوئی نہیں، اسلام کے نام پر قتل ہو رہے ہیں، گردنیں کاٹی جا رہی ہیں، عبادت گاہیں تباہ کی جا رہی ہیں، درسگاہیں جلائی جا رہی ہیں اور منہدم کی جا رہی ہیں۔ آج بھی یہی منظر نامہ ہے، تمام پیر، فقیر، خانقاہوں کے مالک، سجادہ نشیں، گدی نشیں اور دعائیں وظیفے کرنے والے سفید براق وباریش سب کے سب ہمیشہ کی طرح دربار کے ساتھ ہوتے ہیں، دربار میں علماء ومشائخ مجتمع ہوتے ہیں اور خیر سے سارے مکتب فکر فقہ عقیدہ کے علماء ومشائخ خشوع وخضوع کے ساتھ شریک ہوتے ہیں، بڑے بڑے تاجر، زمیندار، سردار اور خان صاحب سب کے سب ہمیشہ دربار کے ساتھ ہوتے ہیں تاکہ ان کے کاروبار، ناجائز بینک بیلنس، زمینیں، کھیت، کھلیان، باغات اور نجی جیلیں محفوظ رہیں اور ان کا ظلم قائم رہے، وہ کمزوروں اور غریب مزدوروں سے جبری مشقت لیتے رہیں اور دونمبری کاموں سے دولت کماتے رہیں، ان کے دسترخوانوں پر عمدہ کھانے پینے چلتے رہیں اور غریب مزدور بھوکے مرتے رہیں۔

قارئین محترم! محرم پھر آگیا اور محرم یونہی آتا رہیگا مگر اب وقت، حالات اور واقعات تقاضہ کر رہے ہیں کہ دنیا بھر کے مظلوموں کو اسوۂ حسینؓ کے مطابق ظلم وجبر کے خلاف پیش کیا جائے، لوگوں کو یہ بتایا جائے کہ حضرت امام حسینؓ کا ہم سب پر احسان ہے کہ آج اسلام اپنی اصل شکل میں موجود ہے، لیکن افسوس آج ہم جس دور سے گذر رہے ہیں، ہم محض واقعات کو یاد کر کے نوحہ کناں ہوتے ہیں، ہم چھوٹے چھوٹے مفادات کی خاطر گروہوں میں بٹے ہوئے ہیں جبکہ ہمیں کربلا کی میدان کی قربانی کو اپنے لئے مشعل راہ بناتے ہوئے اپنے زندگی اس واقعے سے حاصل سبق کے تحت گذارنا چاہئے، ملک اور دین کیلئے کچھ کرنا چاہئے جس کا وقت متقاضی ہے ہمیں یہ سمجھنا چاہئے کہ یزید ایک شخص کا نام نہیں، بلکہ ایک سوچ کا نام ہے، حسینؓ بھی ایک شخص کا نام نہیں بلکہ ایک سوچ اور نظریے کا نام ہے، حسینؓ اور حسینیت محض ایک تاریخ کا نہیں بلکہ ایک سیرت اور طرز عمل کا نام ہے، ایک گائڈ لائن کا نام بھی ہے کہ جس دین کے دامن میں ایک جانب ذبیح اللہ حضرت اسماعیل کی قربانی ہو اور دوسری جانب ذبح عظیم حضرت امام حسینؓ عالی مقام کی انگنت قربانیاں ہوں، تو یہ ثابت ہو جاتا ہے کہ اس دین کی بقا کا ذمہ تو خود اللہ تعالیٰ نے لے رکھا ہے اور یہ کسی انسان کا نہیں بلکہ خدائے بزرگ وبرتر کا ہی معجزہ ہے۔ کربلا کے شہیدوں نے اپنی جرأت اور کردار وعمل سے اسلام کو ایک حیات جاودانی عطا کر دی، لہذا یہ بات ذہن نشین رہے کہ امام حسینؓ کی قربانیاں کسی ایک امت، خاص فرقے یا کسی ایک مخصوص فرد کیلئے نہیں تھی بلکہ امام کے نزدیک انسانیت کی بھلائی مقصود تھی، ان کا ماننا تھا کہ اس زمین پر وہی رہیگا جو حق کیلئے کھڑا ہوتا ہے، چاہے اسے قربان ہی کیوں نہ ہونا پڑے؟

قیصر محمود عراقی
کریگ اسٹریٹ، کمرہٹی، کولکاتا۔ ۵۸
موبائل:6291697668

ملک کے اتحاد، یکجہتی اور سالمیت کی بنیاد ہے آئین

اوقاف کے تحفظ کے سلسلہ میں ہمارے اتحاد اور اجتماعیت کو کوئی فرقہ پرست طاقت یا حکومت نظر انداز نہیں کر سکتی: جمعیۃ علماء ہند

دیباچے سے سیکولرازم اور سوشلزم کو ہٹوا کر یہ لوگ آئین کی روح کو ختم کر دینا چاہتے ہیں: مولانا ارشد مدنی

نئی دہلی 29 رجون.. آج گاندھی میدان پٹنہ میں امارت شرعیہ بہار، اڈیشہ، جھارکھنڈ ومغربی بنگال کے "وقف بچاؤ دستور بچاؤ کانفرنس" میں جمعیۃ علماء ہند کے صدر مولانا ارشد مدنی کو خطاب کرنا تھا، مگر طبیعت کے ناساز ہونے کی وجہ سے اس اہم کانفرنس میں چاہتے ہوئے بھی شریک نہ ہو سکے، چنانچہ ان کا تحریری پیغام جمعیۃ علماء ہند کے ناظم عمومی مفتی سید معصوم ثاقب نے پڑھ کر سنایا، جس میں مولانا مدنی نے کہا کہ وقف کے تحفظ کی لڑائی ہمارے وجود کی لڑائی ہے، اور وقف ترمیمی قانون ہمارے مذہب میں براہ راست مداخلت ہے، وقف کو بچانا ہمارا مذہبی فریضہ ہے، مسلمان ہر چیز سے سمجھوتہ کر سکتا ہے لیکن اپنی شریعت میں کسی طرح کی مداخلت برداشت نہیں کر سکتا۔ وقف ہمارا مذہبی اور شرعی مسئلہ ہے جس پر علماء امت کا اجماع اور تمام مسلمانوں کا اتحاد ہے۔ وقف کی ابتداء زمانہ نبوت سے ہو گئی تھی۔ خود آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی وقف کیا اور دوسرے لوگوں نے بھی وقف کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وقف ہی کی زمین پر سب سے پہلی مسجد 'مسجد قباء' بنائی۔ اور مدینہ منورہ میں بھی وقف کی زمین پر 'مسجد نبوی' بنائی گئی۔ وقف کا مسئلہ ہمارا دستوری حق ہے۔ موجودہ حکومت نئے وقف ترمیمی قانون کے ذریعے مسلمانوں سے وہ حقوق چھین لینا چاہتی ہے جو اسے ملک کے آئین نے دیئے ہیں۔ موجودہ وقف قانون آئین میں دیئے گئے بنیادی حقوق کی خلاف ورزی اور مذہبی امور میں صریح مداخلت ہے، اور یہ ملک کی یکجہتی اور سالمیت کے لئے انتہائی نقصاندہ ہے۔ ہم نے اس طرح کے ظلم وناانصافی کے خلاف پہلے بھی لڑائی لڑی ہے اور آئندہ بھی لڑیں گے۔ وقف اسلامی شریعت کا بنیادی حصہ ہے، اس لئے اس میں کوئی ایسی ترمیم قابل قبول نہیں ہو سکتی جو اس کے مذہبی کردار اور شرعی بنیاد کو متاثر کرے۔ مسلمان ہی کیا کسی بھی مذہب کا ماننے والا اپنے مذہبی امور میں کسی طرح کی مداخلت برداشت نہیں کر سکتا۔ اس لڑائی میں تمام اپوزیشن پارٹیاں ملک کی تمام ملی تنظیمیں، ادارے اور لوگ متحد ہیں ہمیں خدا کی ذات پر مکمل یقین ہے کہ اگر ہم نے مل کر یہ لڑائی لڑی تو کامیابی ہمارا مقدر ہوگی، اگر ہم اتحاد اور اجتماعیت کے ساتھ آگے بڑھتے ہیں تو فرقہ پرست طاقت اور حکومت نظر انداز نہیں کر سکتی۔ یہ ہمارے امتحان کی سخت گھڑی ہے۔ وقت ہمیشہ ایک جیسا نہیں رہتا۔ قوموں پر آزمائش کی گھڑیاں آتی رہتی ہیں۔ مسلمان دنیا کے اندر فنا ہونے کے لئے نہیں آیا ہے۔ مسلمان چودہ سو سال سے انہیں حالات میں زندہ ہے اور قیامت تک زندہ رہے گا۔ ان شاء اللہ جمعیۃ علماء ہند اپنے آئینی حقوق کا استعمال کرتے ہوئے وقف ترمیمی قانون کے خلاف عدالت میں گئی۔ اس معاملہ پر سپریم کورٹ نے جس توجہ اور سنجیدگی کا اظہار کیا ہے اس سے یہ صاف اشارہ ملا کہ عدالت محسوس کرتی ہے کہ یہ حساس معاملہ ہے اور وقف ترمیمی قانون ایک غیر آئینی اقدام ہے مختلف سماعتوں کے دوران جمعیۃ علماء ہند کی طرف سے سینئر ایڈوکیٹ کپل سبل نے مدلل بحث کی۔ ان کی جو آخری بحث تھی وہ بہت پر اثر تھی، عدالت نے فریقین کے دلائل اور بحث سننے کے بعد فیصلہ محفوظ کر لیا ہے امید ہے کہ حتمی فیصلہ انشاء اللہ آئین کی بالادستی کو برقرار رکھے گا اور ہمارا مذہبی ودستوری حق ہم کو ملے گا۔ میڈیا کے ایک سوال کے جواب میں مولانا مدنی نے آئین کے دیباچے سیکولرازم اور سوشلزم کی شمولیت پر سوال اٹھانے والوں کی ذہنیت اور منشا پر گہرے سوال کھڑے کرتے ہوئے کہا کہ آئین کے تعلق سے ان لوگوں کی ذہنیت اور منشا کبھی صاف نہیں رہی درحقیقت یہ لوگ آئین کی بنیاد کو کمزور کر کے اس کو پوری طرح ختم کر دینا چاہتے ہیں انہوں نے کہا کہ ایک مخصوص نظریہ کے ماننے والوں نے آئین کو کبھی سچے دل سے قبول نہیں کیا یہ لوگ آئین کی جگہ ایک مخصوص نظریہ کو تھوپنے کی سازش برسوں سے کر رہے ہیں مولانا مدنی نے کہا کہ ہمارا آئین ایک جامع دستاویز ہے، جو ملک کے تکثیری معاشرہ کا آئینہ بھی ہے، یہ آئین ہی ہے جس نے ملک کو اتحاد کی ڈور میں باندھ رکھا ہے اور اسی لئے ہم اکثر یہ بات کہتے آئے ہیں کہ آئین بچے گا تو ہی ملک بچے گا اور اگر آئین کمزور ہوا تو ملک کمزور ہو جائے گا، انہوں نے وضاحت کی کہ آئین ملک کی اتحاد اور سالمیت کی مضبوط بنیاد ہے، اور اگر خدانخواستہ یہ بنیاد ہی کمزور ہو گئی تو جمہوریت یہ عظیم الشان عمارت بھی اپنی جگہ کھڑی نہ رہ سکے گی، انہوں نے کہا کہ 1949 میں آئین کو نافذ کیا گیا اور 1976 میں بیالیسویں ترمیم کے ذریعہ اس کے دیباچے میں سیکولرازم اور سوشلزم کے الفاظ جوڑے گئے کچھ لوگ تبھی سے اس کی مخالفت کر رہے ہیں یہاں تک کہ بی جے پی کے ایک سینئر لیڈر سبرامنیم سوامی نے ان الفاظ کو دیباچے سے ہٹوانے کے لئے سپریم کورٹ میں ایک پٹیشن بھی داخل کی تھی جس پر سماعت کرتے ہوئے اکتوبر 2024 میں اس وقت کے چیف جسٹس سنجیو کھنہ کی سربراہی والی دورکنی بینچ نے ان کی پٹیشن کو خارج کرتے ہوئے کہا تھا کہ سیکولرازم اور سوشلزم ہمارے آئین کا اٹوٹ حصہ ہے، چیف جسٹس سنجیو کھنہ نے یہ بھی کہا تھا کہ ایسے متعدد فیصلے ہمارے سامنے ہے جن میں سیکولرازم کو آئین کا بنیادی ڈھانچہ قرار دیا گیا ہے، عرضی گزار کی اس دلیل پر کہ یہ الفاظ اس آئین کا حصہ نہیں ہے جو 1949 میں نافذ ہوا تھا چیف جسٹس سنجیو کھنہ نے کہا تھا کہ ہم سیکولرازم کے غیر ملکی تصور کو نہیں اپناتے بلکہ سیکولرازم کی جو ہندوستانی شکل ہے وہ ملک کی شہریوں کو دیئے گئے متنوع حقوق اور شہریوں کی آزادی سے عبارت ہے، سوشلزم کے حوالہ سے انہوں نے اپنے فیصلہ میں کہا تھا کہ اس کا مفہوم یہ ہے کہ تمام شہریوں کو مساوی حقوق حاصل ہوں اور ملک کے اثاثہ کی منصفانہ تقسیم ہو، مولانا مدنی نے کہا کہ سپریم کورٹ کے اس تاریخی اور حتمی فیصلہ کے بعد ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ یہ لوگ خاموش ہو جاتے لیکن اس فیصلہ کے چند ماہ بعد ہی جس طرح اس تنازعہ کو دوبارہ ہوا دینے کی کوشش ہو رہی ہے وہ اس بات کا کھلا ثبوت ہے کہ ایک مخصوص نظریہ کو ماننے والے نہ تو آئین کا احترام کرتے ہیں اور نہ ہی عدلیہ کا بلکہ آئین کے ماحصل پر سوال اٹھا کر یہ لوگ اس بنیادی ڈھانچہ کو کمزور کر دینا چاہتے ہیں جس پر ملک کی جمہوریت کی بنیاد رکھی گئی ہے انہوں نے کہا کہ آزادی کے بعد جب دستور سازی کی بات ہوئی تو اس وقت بھی ایک مخصوص نظریہ کو ماننے والوں نے سیکولر دستور تیار کرنے کی راہ میں یہ کہہ کر روڑا اٹکانے کی کوشش کی تھی کہ ملک کی تقسیم کے نتیجہ میں مذہب کی بنیاد پر ایک نیا ملک وجود میں آچکا ہے اس لئے اب سیکولر دستور کی اب کوئی ضرورت نہیں رہ گئی، یہی وہ موقع تھا جب جمعیۃ علماء ہند کے اکابرین کانگریس قائدین کو پکڑ کر بیٹھ گئے اور کہا کہ ہم سے آپ نے ایک سیکولر دستور کا وعدہ کیا تھا اب آپ اپنا وعدہ پورا کریں، ہمارے ان اکابرین نے یہ بھی کہا تھا کہ اگر ملک تقسیم ہوا ہے تو اس پر ہم نے نہیں آپ لوگوں نے دستخط کئے ہیں، مولانا مدنی نے اخیر میں کہا کہ ملک کی آزادی ہمارے علماء اور اکابرین کی بے لوث قربانیوں کا نتیجہ ہے، اسی طرح ملک کا سیکولر آئین بھی ہمارے اکابرین کی مسلسل جدوجہد اور کوشش کا نتیجہ ہے۔

فضل الرحمن قاسمی
پریس سکریٹری جمعیۃ علماء ہند

واقعۂ کربلا معتبر و مستند روایات کی روشنی میں

تحریر: محمد تحسین رضا نوری
شیر پور کلاں پورن پور پیلی بھیت

محرم الحرام ایک معظم اور بابرکت مہینہ ہے، کیوں کہ یہ مہینہ اُن اشہر الحرم میں سے ہے جنہیں تمام اسلامی مہینوں میں سب سے زیادہ فضیلت حاصل ہے، اور یہ اسلامی سال کا ابتدائی مہینہ بھی ہے، اس مہینہ کے آتے ہی تمام عاشقان اہل بیت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اپنے گھروں، گاؤں، اور شہروں میں ایصال ثواب کا اہتمام و انصرام کرتے ہیں، باس نسبت یاد امام عالی مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں جلسوں اور محفلوں کا انعقاد کیا جاتا ہے، جس میں خطباء و مقررین ذکر شہادت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی پورے جوش وخروش کے ساتھ کرتے ہیں، یہ سارے کام مستحب و مستحسن ہیں، لیکن دور جدید میں کچھ ایسی کتب کا زور وشور ہے جس میں غیر مستند اور منگھڑت روایات موجود ہیں، جن کو پڑھ کر یا خطباء کی زبانی سن کر عوام میں ماتم جیسا ماحول پیدا ہو جاتا ہے، ایسی منگھڑت روایات کا بیان کرنا ناجائز ہے، مختصر واقعہ کربلا: حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصال فرما جانے کے بعد یزید پلید تخت نشین ہوا، امام عالی مقام حضرت امام مسلم کا خط مل جانے کے بعد اپنے اہل وعیال کے ساتھ رات کے وقت کوفہ روانہ ہو رہے تھے،

اُدھر کوفہ کے حالات کے بارے میں یزید کو خبر دے دی گئی، یزید نے عبد اللہ بن زیاد کو کوفہ کا حاکم بنا کر روانہ کر دیا، اور کہا کہ "یا تو مسلم کو شہید کرے یا کوفہ سے نکال دے" اب کیا تھا ابن زیاد کے آتے ہی اُس کے ظلم وستم اور زبردستی کی وجہ سے کوفہ والوں نے دھیرے دھیرے حضرت امام مسلم کا ساتھ چھوڑ دیا، یہاں تک کہ امام مسلم کو شہید کر دیا گیا، اُدھر راستے میں ابن اشعث کا بھیجا ہوا آدمی ملا، جس نے امام عالی مقام کو حضرت امام مسلم کی شہادت کی خبر دی، شہادت کی خبر سن کر آپکے بعض ساتھیوں نے آپکو وہیں سے پلٹ جانے کو کہا، لیکن حضرت امام مسلم کے عزیزوں نے کہا: ہم کسی بھی حالت میں نہیں پلٹ سکتے، یا تو امام مسلم کے ناحق خون کا بدلہ لیں گے، یا ہم بھی امام مسلم سے جا ملیں گے، یہ سن کر امام عالی مقام نے اپنے ساتھیوں سے ارشاد فرمایا: کہ ہمیں کوفیوں نے چھوڑ دیا ہے اب جس کا جی چاہے پلٹ جائے، ہمیں کچھ ناگوار نہ ہوگا" یہ سن کر آپکے بہت سے ساتھی وہیں سے واپس ہو گئے، آپ کے ساتھ صرف وہی لوگ رہ گئے جو مکہ مکرمہ ہم راہ رکاب سعادت مآب تھے،

راستے میں کافی لوگوں سے ملاقات ہوئی، آخر آپ دو محرم الحرام کو مقام کربلا پہنچے، تین محرم الحرام کو ابن سعد چار ہزار کا لشکر لے کر امام حسین کو شہید کرنے کے لئے کربلا پہنچ گیا تھا اُس کے بعد یکے بعد دیگرے برابر کمک پہنچتی رہی، یہاں تک کہ ابن سعد کے پاس 22 ہزار کا لشکر جمع ہو گیا، اِدھر امام عالی مقام کے پاس صرف 82 لوگ تھے جس میں عورتیں اور بچے بھی تھے، اور جنگ کے ارادے سے بھی نہیں آئے تھے اسی لیے لڑائی کا سامان بھی ساتھ نہیں تھا، آپ کے حوصلے اور ہمت کو توڑنے کے لیے آپ پر آپکی شہادت سے تین دن پہلے پانی بند کر دیا گیا،

امام عالی مقام نے ابن سعد کے پاس پیغام بھیجا کہ آج رات ہم آپ سے ملنا چاہتے ہیں، ابن سعد نے یہ بات مان لی اور رات کے وقت اپنے سواروں کے ساتھ دونوں لشکروں کے بیچ میں آیا اور آپ بھی اپنے بیس سواروں کے ساتھ تشریف لے گئے، پھر دونوں نے اپنے اپنے ساتھیوں کو علیحدہ علیحدہ کر دیا، اور تنہائی میں دیر تک گفتگو کرتے رہے، امام عالی مقام نے ارشاد فرمایا: کہ میں تین باتیں پیش کرتا ہوں، اُن میں سے تم جسے چاہو میرے لیے منظور کر لو۔

(01) جہاں سے آیا ہوں مجھے وہاں واپس جانے دو،

(02) مجھے کسی سرحدی مقام پر لے چلو میں وہیں رہ کر وقت گزار لوں گا

(03) مجھے سیدھا یزید کے پاس دمشق جانے دو،

یہ سن کر ابن سعد نے اقرار کیا کہ آپ صلح کے راستے پر ہیں، اُس نے یہ ساری باتیں خط میں لکھیں اور آخر میں اپنی رائے بھی تحریر کی، کہ اب اختلاف کی کوئی وجہ نہیں ہے، اور خط ابن زیاد کے پاس بھیج دیا، ابن زیاد نے خط پڑھا اور باتیں منظور کرنے کے لیے راضی ہو گیا لیکن بدبخت شمر کے بہکانے کی وجہ سے ابن زیاد کا ارادہ بدل گیا اور اس نے ابن سعد کے کو لکھا کہ میں نے تم کو اس لئے نہیں بھیجا کہ تم فریقین میں صلح کراؤ، اگر وہ ہماری بات مانیں تو ٹھیک ورنہ اُن سب کے سر کاٹ کے میرے پاس بھیج دو، اور اگر یہ کام تم نہیں کر سکتے تو لشکر شمر کے حوالے کر دو وہ یہ کام انجام دے گا، ابن سعد نے جب یہ خط پڑھا، تو دنیوی لالچ کی وجہ سے خود یہ کام کرنے کے لیے راضی ہو گیا، اور لشکر لے کر امام عالی مقام سے جنگ کرنے کے لیے جا پہنچا، امام علی مقام نے ایک رات کی مہلت مانگی تاکہ خوب عبادت و ریاضت، توبہ و استغفار کر سکیں، اور اچھی طرح دعا مانگ سکیں، تو انہوں نے ایک رات کی مہلت دے دی۔

دس محرم الحرام کی صبح: یوم عاشورہ کے رات گزری اور دسویں کی صبح نمودار ہوئی، جمعہ کا دن تھا امام عالی مقام نے اپنے ساتھیوں اور اہل خانہ کے ساتھ نہایت ہی خشوع وخضوع سے فجر کی نماز ادا فرمائی، اُس کے بعد امام عالی مقام اپنے خیمہ کے باہر بہتر ساتھیوں، بتیس سواروں اور چالیس پیادوں کا لشکر ترتیب دے رہے تھے، حکم دیا گیا کہ خندق کی لکڑیوں (جو خیموں کے پیچھے کھودی گئی تھی) میں آگ لگا دی جائے تاکہ دشمن پیچھے سے راہ نہ پائے۔ امام عالی مقام اتمام حجت کے لیے اپنے گھوڑے پر سوار ہوئے اور قوم اشقیا کی طرف تشریف لے گئے، قریب پہنچ کر ارشاد فرمایا: اے لوگوں ذرا صبر سے کام لو، میرا نسب بیان کرو، سوچو تو کہ میں کون ہوں؟ اپنے گریبان میں منھ ڈالو کیا میرا قتل تمہیں رواں ہو سکتا ہے؟ میری بے حرمتی تمہیں حلال ہو سکتی ہے؟ کیا میں تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نواسہ نہیں؟ کوفیوں نے کہا: "جب تک ہم تمہیں قتل نہیں کر دیں یا مطیع بنا کر ابن زیاد کے پاس نہ بھیج دیں ہم یہاں سے نہیں ہٹیں گے" اب ابن سعد نے اپنے لشکر کو امام عالی مقام کی طرف حرکت دی، تو حر نے ابن سعد سے کہا: تجھ پر خدا کی مار ہو کیا تو ان سے لڑے گا؟ اُس نے جواب دیا: ہاں میں لڑوں گا، حر نے کہا: جو تین باتیں اُنہوں نے پیش کی تھیں کیا تجھے منظور نہیں؟ اُس نے کہا: اگر میرے اختیار میں ہوتا تو مان لیتا۔ یہ سن کر حضرت حر نے اپنے گھوڑے کو ایڑ لگائی اور امام عالی مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو گئے، اور عرض کی: حضور میں آپکا وہی خادم ہوں جس نے آپکو واپس نہ جانے دیا، آپ کو حراست میں لیا، خدا کی قسم اگر مجھے ایسا معلوم ہوتا کہ یہ آپکی کوئی بھی بات نہیں مانیں گے تو میں ہرگز آپکو جانے سے نہیں روکتا، اب میں تائب ہو کر حاضر آیا ہوں اور آپ پر اپنی جان نچھاور کرنا چاہتا ہوں۔ کیا یہ میری توبہ حضور کے نزدیک مقبول ہے؟؟ آپنے فرمایا: ہاں اللہ تعالیٰ توبہ قبول فرمانے والا اور گناہوں کو بخشنے والا ہے۔

پھر کیا تھا جنگ کا آغاز حضرت حر پر پتھر چلا کر کیا گیا، حضرت حر نے ڈٹ کر دشمن کا مقابلہ کیا اور جام شہادت نوش فرما گئے، حضرت حر کی شہادت کے بعد سخت لڑائی شروع ہوئی، دشمن کٹتے جاتے اور آگے بڑھتے جاتے، یہاں تک کہ ایک ایک کر کے آپکے تمام جانثار شہید ہو گئے، اب چمن رسالت کے مہکتے ہوئے پھولوں کی شہادت کی ابتدا شروع ہوئی۔ حضرت علی اکبر شیر کی طرح دشمنوں سے لڑتے لڑتے واپس امام حسین کی بارگاہ میں تشریف لائے اور آپکی گود نے جام شہادت نوش فرمایا: دھیرے دھیرے اس چمن کے سارے پھول امام حسین کی نظروں کے سامنے شہید ہو گئے۔

امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت: امام حسین نے میدان جنگ میں جانے کی تیاری کی، اور اپنے اہل خانہ سے آخری ملاقات کے بعد صبر کی تلقین فرما کر میدان جنگ میں تشریف لائے، تین دن کے پیاسے تھے، آپ کو دشمنوں نے چاروں اطراف سے گھیر لیا، اور آپ پر حملہ کیا، حضرت علی کا شیر بجلی بن کر اُن پر ٹوٹ پڑا، آپ حملہ کرتے گئے اور یزیدیوں کی لاشیں گرتی گئیں۔ جب شمر ملعون نے کام نکلتا نہ دیکھا تو غصہ کر چلایا: تمہاری مائیں تم کو پیٹیں، کیا انتظار کر رہے ہو حسین کو قتل کرو۔ اب چاروں طرف سے ظلمت کے ابر اور تاریکی کے بادل فاطمہ (سلام اللہ علیہا) کے لال پر چھا گئے، امام عالی مقام بہت تھک گئے تھے، ۳۳ زخم نیزے کے، ۳۴ گھاؤ تلواروں کے لگے ہیں، اور تیروں کا کوئی شمار ہی نہیں، اٹھنا چاہتے ہیں پھر گر پڑتے ہیں۔ اسی حالت میں سنان بن انس نخعی شقی ناری جہنمی نے نیزہ مارا کہ وہ عرش کا تارہ زمین پر ٹوٹ کر گرا۔ سنان مردود نے خولی بن یزید سے کہا: سر کاٹ لے۔ اُس کا ہاتھ کانپا، سنان ولد الشیطان بولا: تیرا ہاتھ بیکار ہو، اور خود گھوڑے سے اُترا، اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیارے نواسے، تین دن کے پیاسے کا سر انور جسم پاک سے جدا کر دیا (انا للہ وانا الیہ راجعون) شہادت کے بعد کے واقعات بہت طویل ہیں جن کا یہاں پر ذکر کرنا ممکن نہیں، اللہ تعالیٰ ہم سب کو امام عالی مقام اور آپکے جملہ رفقا، رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا فیضان عطا فرمائے۔

بچوں کے دل میں اسلام کی عظمت پیدا کرنے والا شاعر اور ادیب مرتضیٰ ساحل تسلیمی

ڈاکٹر سراج الدین ندوی
مدیر ماہنامہ اچھا ساتھی۔ بجنور
9897334419

مرتضیٰ ساحل تسلیمی کی ولادت 30 / جون 1953ء کو رام پور کے ایک معزز روہیلہ پٹھان خاندان میں ہوئی۔ ان کے والد کا نام مصطفیٰ علی خاں تھا جو اردو اور فارسی کا اچھا علم رکھتے تھے ساتھ ہی شاعری کا شوق بھی تھا۔ شاعری میں صرف نعت کہتے تھے۔ ان کے نانا حبیب الرحمن خاں ریاست رام پور میں اعلیٰ عہدوں پر فائز رہے۔ آپ کے ایک بھائی مولانا شفیق الرحمن تھے جو مولانا محمد علی جوہر کے ہم عمر اور ہم مذاق تھے۔ مولانا شفیق الرحمن مجاہدین آزادی میں ایک ممتاز مقام کے حامل تھے۔

مرتضیٰ ساحل تسلیمی نے دینی اور دنیاوی دونوں طرح کی تعلیم رام پور میں ہی حاصل کی۔ ابتدائی تعلیم کا آغاز ایک دینی مدرسے سے ہوا۔ جہاں آپ نے دو سال تک تعلیم حاصل کی۔ اس کے بعد آپ کا داخلہ ایک سرکاری اسکول میں کرا دیا گیا جہاں آپ کی باقاعدہ نصابی تعلیم کا سلسلہ شروع ہوا یہاں تک کہ 1968ء میں ہائی اسکول کا امتحان پاس کر لیا۔ آپ نے گیارہویں کلاس میں داخلہ لینے کے بجائے آئی۔ ٹی۔ آئی میں داخلہ لے لیا۔ 1969ء میں الیکٹریشن ٹریڈ میں ڈپلو حاصل کیا۔ اس کے بعد 1971ء میں انٹرمیڈیٹ اور 1974ء میں بی اے کا امتحان پاس کر لیا۔ وہ اسکول اور کالج میں ہمیشہ نمایاں طلبہ کی فہرست میں رہے۔ دوران ملازمت ہی انہوں نے 1976ء میں اردو میں ایم۔ اے کی ڈگری امتیازی نمبروں سے حاصل کی اور پھر 1982ء میں معلم اردو اور بی ایڈ کے امتحانات بھی پاس کیے۔

آپ 1972 میں 'ادارہ الحسنات' آئے۔ 1994 میں سرکاری ملازمت بحیثیت پرائمری اردو ٹیچر اختیار کی۔ آپ کی شادی 14 / جولائی 1984ء کو ایک معزز گھرانے کی اعلیٰ تعلیم یافتہ اور دین دار لڑکی عصمت آرا کے ساتھ ہوئی۔ 1969 میں شعر گوئی کا ذوق پیدا ہوا جو مسلسل پختہ ہوتا گیا۔

آپ کی ادبی کاوشوں کو بہت سے اعزازات سے نوازا گیا۔ جن میں "ایوارڈ برائے ادب اطفال" از اردو اکیڈمی، مولانا محمد علی جوہر ایوارڈ، ڈاکٹر ہتیش چند گپتا فیلوشپ ایوارڈ، آسرا ایوارڈ شہید آصف شاہ میری قومی ایوارڈ، خان امانت کمال میموریل ایوارڈ قابل ذکر ہیں۔ آپ اتر پردیش اردو اکیڈمی کے ممبر بھی رہے۔

"نور" اور "ہلال" کے مختلف کالموں کے ذریعہ مرتضیٰ ساحل تسلیمی سے غائبانہ تعارف ہوا۔ ان کی شخصیت کا ذہن میں جو خاکہ مرتسم ہوا وہ کچھ اس طرح تھا "عمر رسیدہ صاحب ریش بزرگ، ایک ٹوٹی پھوٹی میز پر جلوہ افروز، سامنے ایک طرف بہت سے نئے اور پرانے قلم دوسری طرف بکھرے ہوئے اوراق کہیں سے لکھے ہوئے، کہیں سے مٹے ہوئے، ماحول سے بے نیاز، مسودوں میں گم۔" مرتضیٰ ساحل تسلیمی صاحب کی یہ تصویر میں نے نہیں بلکہ ان کی تخلیقات نے میرے ذہن میں نقش کی تھی۔ میں جب ان کی تخلیقات پڑھتا تو ان کی بارعب و باتمکنت شخصیت کا یہی خاکہ میرے ذہن کو اپنے حصار میں لے لیتا۔ لیکن ملاقات پر میں نے ان کو جواں سال، کالی داڑھی، سلیقہ پر میز پر سامان رکھا ہوا، چاق وچوبند، ہر شئی پر نظر رکھنے والا پایا۔

مرتضیٰ ساحل تسلیمی صاحب بڑی جرأت وہمت اور حوصلہ وامنگ کے آدمی تھے۔ وہ رسالوں کی ترتیب وتزئین کے لیے کس قدر محنت کرتے تھے یہ بات صرف ان کے قریبی احباب ہی جانتے ہیں ایسا بھی ہوتا ہے کہ اوراق میں اس قدر گم ہو جاتے تھے کہ انہیں اپنی بھی فکر نہیں رہتی، نہ یہ خیال رہتا ہے کہ کب کھانا کھایا اور کب پانی پیا ہے۔ صبح کو کرسی پر بیٹھے ہیں تو آدھی آدھی رات تک بیٹھے رہتے اور مسلسل کام کرتے رہتے تھے۔ بس ضروریات یا نماز کے لیے اٹھتے تھے۔

مسلسل محنت انسان کی طبیعت میں روکھا پن پیدا کر دیتی ہے مگر یہ تضاد مرتضیٰ ساحل تسلیمی صاحب کے یہاں بدرجۂ اتم موجود تھا کہ وہ جتنے محنتی تھے اتنے ہی زندہ دل اور شگفتہ مزاج اور ان کے بارے میں یہ فیصلہ کرنا بڑا مشکل ہے کہ وہ محنتی زیادہ تھے یا زندہ دل زیادہ تھے۔ آپ ان سے ایسے وقت جب وہ بہت مصروف ہوں، ان پر کاموں کا بوجھ سوار ہو، ملنے جائیں اس وقت بھی آپ ان کو دل گرفتہ نہیں پائیں گے۔ ان کی طبیعت میں بڑی زندہ دلی تھی، کبھی کبھی تو ایسا محسوس ہوتا تھا کہ وہ اپنے لیے نہیں بلکہ دوسروں کے لیے اپنے کو خوش رکھتے ہیں۔ وہ اگر یہ محسوس کرتے تھے کہ مخاطب کچھ دل گرفتہ ہے تو اس سے ایسی ایسی باتیں کرتے تھے کہ وہ مسکرائے بغیر نہیں رہ سکتا تھا گے بلکہ وہ اس کی تلخیوں کو بھی قہقہوں میں تحلیل کر کے رکھ دیتے تھے۔ وہ دوستوں کا غم اس طرح بانٹتے تھے کہ وہ غم دوستوں کا نہیں بلکہ خود ان کا بن جاتا تھا۔ وہ دوستوں کی خوشی میں بھی اس طرح شریک ہوتے تھے کہ گویا ان کے یہاں کوئی تقریب مسرت منائی جا رہی ہے۔ یہ بتانا مشکل ہے کہ گہرے مطالعہ اور خلوص نے ان کی طبیعت کو یہ رنگ دیا تھا یا ان کا خلوص اور گہرا مطالعہ ان کی طبیعت کے رنگ کا نتیجہ تھا۔

آپ ان سے کسی بھی موضوع پر گفتگو کیجئے ان کی شگفتہ مزاجی آپ کو متاثر کیے بغیر نہ رہ سکے گی۔ آپ کسی نازک یا جذباتی مسئلہ پر گفتگو کر کے ان کو مشتعل کرنا چاہیں تو آپ کو ناکامی کا منھ دیکھنا پڑے گا۔ ان کی گفتگو شاعری، نثر اور خطوط سب میں لطافت طبیعت اور سوز دروں کی دل آویز کیفیت ملتی ہے۔ ماہنامہ نور کے قارئین ہر طرح کے خطوط لکھتے ہیں بعض خطوط بہت حوصلہ افزا ہوتے ہیں اور بعض خطوط کا انداز وہ بڑا تیکھا ہوتا ہے مگر مرتضیٰ ساحل تسلیمی صاحب جب "آپ کا خط ملا" کے تحت ان خطوط کا جواب دیتے تھے تو شکایت کرنے والا بھی جواب پڑھ کر ہنسے بغیر نہ رہتا تھا۔

ساحل صاحب کے یہاں عبارتوں میں ظرافت و چاشنی ہوتی تھی اور سادگی وسہل نگاری بھی۔ آپ کا ایک بڑا کارنامہ یہ ہے کہ آپ نے اخلاقی قدروں کے پیش نظر بچوں کو آسان زبان وبیان میں بہت مواد فراہم کیا ہے۔ بہت سی کہانیاں اور نظمیں تخلیق کر کے آپ نے بچوں کے ادب میں قابل قدر اضافہ کیا ہے۔ آپ بچوں کے لیے ایسی زبان استعمال کرتے تھے جو ان کی عمر اور صلاحیت کے اعتبار سے نہایت موزوں اور آسان ہوتی تھی۔ بچوں کی نفسیات اور دلچسپی کا بھرپور خیال رکھتے تھے یہی وجہ ہے کہ بچے اور طلبہ، آپ کی تخلیقات کو آج بھی بہت شوق اور رغبت سے پڑھتے ہیں۔ دل کی کیفیات کو قلم کے ذریعہ کاغذ پر اتارنے کا فن کوئی ان سے سیکھے۔ مولانا عبدالحی کے سانحۂ ارتحال پر اپنے خصوصی مضمون کا آغاز اس طرح کرتے ہیں۔

"آہ وہ لمحہ کہ جب دل کے ہیروشیما پر الفاظ کا ایٹم بم گرا!"
آنے والے نے کہا "ابا جان گزر گئے۔"
"کیا ___؟"
اور وہ آنکھوں میں آنسوؤں کے موتی سجائے سر جھکا کر سراپا سوگوار ہو گیا......

دیکھا گیا ہے کہ علمی وادبی کاموں میں مصروف شخصیتیں زندگی کی دوسری سرگرمیوں سے کٹ کر رہ جاتی ہیں، ان کا کام صرف پڑھنا اور لکھنا رہ جاتا ہے ملکی وملی مسائل سے وہ بہت کم تعرض کرتے ہیں مگر ساحل صاحب کی یہ خوبی بہت نمایاں تھی کہ وہ ملکی وملی مسائل پر نہ صرف گہری نظر رکھتے تھے بلکہ ان کے حل کے لیے سرگرم عمل بھی رہتے تھے۔ وہ ملکی وملی مسائل کے سلسلہ میں اپنی فراست اور انداز فکر پر پورا اعتماد کرتے تھے۔ ان کی رائے میں تذبذب، پائے ثبات میں تزلزل اور مزاج میں تلون برائے نام بھی نہیں ملتا۔ یہی وجہ ہے کہ بعض احباب کو ان سے غلو و انتہا پسندی کی شکایت ہونے لگتی تھی۔

مرتضیٰ ساحل تسلیمی صاحب دور جدید کے اردو ادب کے معماروں میں ایک ممتاز مقام رکھتے تھے۔ وہ ایک ادیب ہونے کے ساتھ ساتھ ایک عظیم انسان بھی تھے جو اخلاقی قدروں کا فروغ اپنا ادبی فریضہ سمجھتے تھے اس لیے ان کے اسلوب کو اخلاقی قدروں سے اور اخلاقی قدروں کو ان کے اسلوب سے جدا نہیں کیا جا سکتا۔ بڑی ناقدری ہوگی اگر میں کھلے دل سے یہ اعتراف نہ کروں کہ میری تخلیقی صلاحیتوں کو جلا بخشنے اور ادبی حلقہ میں مجھے متعارف کرانے میں مرتضیٰ ساحل صاحب کا ایک بڑا حصہ ہے۔ وہ میرے ایک بے تکلف دوست، مخلص مشیر و ہمدرد اور بے لوث مربّی تھے۔

ساحل تسلیمی صاحب نے بچوں کے لیے بامقصد اور تعمیری ادب تخلیق کیا، وہ ادب برائے ادب کے قائل نہیں تھے، وہ اپنی اس مہارت (SKILL) کو بھی بچوں کی فکری اور ذہنی صالح تربیت کے لیے استعمال کرتے تھے۔ مرتضیٰ ساحل تسلیمی صاحب بچوں کے ایسے ادیب ہیں جنہوں نے خود بچہ بن کر بچوں کے لیے نظمیں بھی کہیں اور کہانیاں بھی لکھیں۔ ان کی تخلیقات بہت مقصدی اور شعوری ہوتی تھیں۔ وہ کسی عظیم مقصد تک بچوں کے ذہن وفکر کی ترسیل کے لیے ادب تخلیق کرتے تھے۔ ان کی نظموں میں بہت نغمگی اور ترنم ہوتا تھا۔ کہانیاں بھی بہت آسان اور سلیس زبان میں لکھتے تھے، ان کے یہاں پیچیدگی اور ابہام بالکل نہیں ہوتا تھا وہ صحیح معنیٰ میں ابو سلیم عبدالحی اور مائل خیرآبادی کے جاں نشین تھے۔

آج جب کہ رشتوں کی پہچان ختم ہوتی جا رہی ہے، ڈیجیٹل مصروفیت نے بچوں کو اپنی خالہ، ممانی، پھوپی، چچی اور تائی وغیرہ سے بہت دور کر دیا ہے۔ کبھی بچے ان کے پاس گھنٹوں گھنٹوں بیٹھا کرتے تھے اور ان کی صحبت سے اپنی توانائیوں میں اضافہ کرتے تھے۔ آج بچوں کو ان سے بات کرنے کی فرصت بھی نہیں ملتی چہ جائیکہ ان سے کہانیاں سنیں اور ان کے تجربات سے فائدہ اٹھائیں۔ اس دور میں مرتضیٰ ساحل تسلیمی صاحب نے اپنی کہانیوں اور نظموں کے ذریعے بچوں کو رشتوں کی پہچان کرائی اور ان کی اہمیت اور قدر دانی سکھائی۔

ان کا ایک بڑا کارنامہ یہ ہے کہ انہوں نے بہت سے نوجوانوں کو قلم پکڑنا سکھایا۔ کم لکھنے والوں کو زیادہ لکھنے والا بنایا۔ سست رفتار لوگوں کو تیز رفتار بنایا۔ مایوس اور شکستہ خاطر ادیبوں کو مایوسیوں کے سمندر سے نکال کر امید کے ساحل پر لا کھڑا کیا۔ انہوں نے بچوں کو اپنی خوابیدہ صلاحیتیں پہچاننے اور بڑھانے کا ہنر سکھایا۔ انھوں نے بچوں کو مفید اور عظیم انسان بننے پر آمادہ کیا۔

وہ اچھے ادیب وشاعر ہونے کے ساتھ ساتھ بہت اچھے انسان بھی تھے۔ انکساری وتواضع ان میں کوٹ کوٹ کر بھری تھی۔ وہ بہت قناعت پسند تھے۔ انہوں نے کبھی معاشی ضرورتوں کی فائل نہیں کھولی، انہوں نے کبھی اپنے مالکان سے مشاہرے میں اضافے کے لیے دباؤ نہیں بنایا۔ وہ لوگوں سے تعلقات بنانے اور انہیں قائم رکھنے بلکہ انہیں بڑھانے کا بھی خوب ملکہ رکھتے تھے۔

انہیں تین نسلوں کے ماتحت کام کرنے کا موقع ملا۔ رسائل کے بانی مولانا عبدالحی صاحب پھر ان کے بیٹے عبدالملک سلیم صاحب پھر ان کے بیٹے عبدالباری وسیم اور عبدالخالق نسیم صاحب ان رسائل کے مالکان رہے اور ساحل تسلیمی صاحب ان رسائل کی ادارت کرتے رہے اور ان کے تعلقات ومعاملات سب سے اچھے رہے۔ بچوں کا یہ ادیب، دوستوں کا دوست اور غم زدوں کو ہنسانے والا، 21 اگست 2020 کو اپنے مالک حقیقی سے جا ملا۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور جنت میں درجات بلند فرمائے۔

تاریخی تحریک: وقف بچاؤ، دستور بچاؤ گاندھی میدان میں گونج اٹھا

انتخاب عالم آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے رکن انتخاب عالم نے کہا کہ پٹنہ کے تاریخی گاندھی میدان میں اتوار کو ایک نئی تاریخ رقم کی گئی۔ وقف بچاؤ، دستور بچاؤ کے نعرے کے ساتھ منعقد ہونے والے اس بڑے جلسہ عام میں بہار کے کونے کونے سے لاکھوں لوگوں نے آئین اور وقف املاک کی حفاظت کے لیے اتحاد کا مظاہرہ کیا۔ اس میٹنگ میں پٹنہ سمیت سیمانچل، کوشی، مگدھ، ترہوت اور متھلانچل کے ہزاروں دیہاتوں سے لوگوں کی ایک بڑی بھیڑ جمع ہوئی۔ اس پرامن لیکن پرجوش جلسہ عام میں ہر عمر، ہر طبقے اور ہر علاقے کے لوگوں نے شرکت کی۔ انتخاب عالم نے کہا کہ بنیادی ڈھانچے کے

تحفظ اور وقف املاک کی لوٹ مار کے خلاف بھرپور آواز اٹھائی گئی۔ انہوں نے کہا کہ یہ لڑائی صرف ایک برادری کی نہیں ہے بلکہ یہ ہندوستان کے جمہوری ڈھانچے کے تحفظ کی لڑائی ہے۔ آئین نے ہر شہری کو مساوی حقوق دیے ہیں لیکن حکومت کی پالیسی اور بعض تنظیموں کی ملی بھگت سے وقف املاک پر غیر قانونی مداخلت ہو رہی ہے۔ انتخاب عالم نے کہا کہ یہ صرف احتجاج نہیں، یہ ایک وارننگ ہے۔ کہ عوام اب جاگ چکی ہے۔ انہوں نے واضح الفاظ میں کہا کہ اگر مرکزی حکومت نے وقف ایکٹ میں کی گئی ترامیم کو فوری طور پر واپس نہیں لیا تو ملک بھر میں اس سے بھی بڑی تحریکیں اٹھیں گی۔ اجلاس میں مولانا فیصل رحمانی سمیت کئی ممتاز مذہبی، سماجی اور سیاسی رہنماؤں نے بھی شرکت کی۔

سمستی پور اسٹیشن پر نئی نویلی دلہن ٹرین سے غائب شوہر سے کہا- میں باتھ روم سے آتی ہوں، پھر موبائل بند

سمستی پور محمد زبیر۔ گزشتہ ماہ شادی ہوئی تھی اور اب نئی نویلی دلہن چلتی ٹرین سے غائب ہوگئی ہے۔

اس نے اپنے شوہر کو بتایا کہ وہ باتھ روم جا رہی ہے اور پھر موبائل بند ہوگیا۔ شوہر کے ساتھ سسرال جانے والی نو بیاہتا خاتون ٹرین سے اچانک غائب ہوگئی۔ یہ خبر حیران کن ضرور ہے لیکن اس کی تصدیق خود خاتون کے شوہر نے تھانے میں درخواست دے کر کی ہے۔ معاملہ دربھنگہ ضلع کا ہے۔ شوہر کا کہنا ہے کہ اس کی شادی 40 دن پہلے ہوئی تھی اور آج اس کی دلہن ٹرین سے غائب ہوگئی ہے۔ دلہن کا موبائل بھی بند دکھائی دے رہا ہے۔ بیگوسرائے ضلع کے تیگھرا سے دربھنگہ ضلع کے لہریا سرائے آرہی ایک نو بیاہتا خاتون ٹرین سے لاپتہ ہوگئی۔ اس معاملے کو لے کر خاتون کے شوہر سمیت کمار نے ریلوے اسٹیشن میں درخواست دی ہے اور اسے ڈھونڈنے کی درخواست کی ہے۔ سمیت نے بتایا کہ آنچل کماری کی شادی 18 مئی کو بیگوسرائے کے تیگھرا کے رہنے والے سمیت کمار سے ہوئی تھی۔ وہ 28 جون کو تیگھرا سے باڑہ بجے گنگر ٹرین کے ذریعے لہریا سرائے کے لیے روانہ ہوئی تھی لیکن آنچل نے اپنے شوہر کو بتایا کہ وہ سمستی پور اسٹیشن کے قریب باتھ روم جا رہی ہے۔ کافی دیر تک وہ واپس نہیں آئی، جب تک ٹرین لہریا سرائے اسٹیشن پہنچ گئی، تب بھی آنچل اپنی سیٹ پر نہیں پہنچی۔ اس دوران سمیت نے اپنی بیوی کو کئی بار اس کے موبائل پر کال کی لیکن موبائل بند دکھاتا رہا۔ لاپتہ دلہن آنچل کے شوہر سمیت نے بتایا کہ اس کی شادی 18 مئی کو ہوئی تھی۔ وہ 28 جون کو اپنی بیوی کے ساتھ باڑہ بجے گنگر ٹرین سے دربھنگہ آرہا تھا۔ اس دوران آنچل یہ کہہ کر سمستی پور اسٹیشن کے قریب سے نکل گئی کہ وہ باتھ روم جا رہی ہے۔ اس دوران وہ سو گیا۔ جب وہ بیدار ہوا تو اس کی بیوی سیٹ پر نہیں تھی اور ٹرین لہریا سرائے اسٹیشن پر پہنچ چکی تھی۔ پھر سمیت اسے ڈھونڈنے لگا لیکن آنچل پوری ٹرین میں کہیں نہیں ملی۔ اس دوران سمیت نے آنچل کے موبائل پر کئی بار کال بھی کی لیکن موبائل بند دکھاتا رہا۔ اس سے تنگ آکر سمیت نے اپنے گھر والوں اور سسرال والوں کو واقعہ کی اطلاع دی۔ سسرال اور ماں باپ کے لوگوں نے بھی بہت تلاش کیا لیکن وہ کہیں نہ ملی۔ اس سے تنگ آکر انہوں نے ریلوے اسٹیشن پر درخواست دی اور اس کی تلاش کی درخواست کی۔ دلہن کی ماں پربھا دیوی نے بتایا کہ ان دونوں کی شادی 40 دن پہلے ہوئی تھی۔ شادی کے بعد باپ کو دل کا دورہ، کسے دیکھنے بیٹی اور داماد تیگھرا سے لہریا سرائے آرہے تھے۔ اس سلسلے میں دربھنگہ جی آر پی تھانہ انچارج ارون کمار نے بتایا کہ انہیں ابھی تک کوئی درخواست موصول نہیں ہوئی ہے۔ تاہم درخواست موصول ہونے پر کارروائی کی جائے گی۔

مسوڑھی میں 9 جولائی کو مختلف مسائل پر ٹریڈ یونین ہڑتال کرے گی

مسوڑھی (شاہنواز احمد/ ناگیندر پانڈے) سی پی ایم لوکل کمیٹی مسوڑھی کی میٹنگ اتوار کو کیلو چک اے ون کوچنگ سینٹر میں ہوئی جس کی صدارت کامریڈ سریندر کمار نے کی۔ میٹنگ میں 9 جولائی 2025 کو ٹریڈ یونین کی آواز پر عام ہڑتال کو کامیاب بنانے کے لیے صبح 8 بجے سے پارٹی کی عوامی تنظیم کے تمام لوگ اور پارٹی کے تمام ممبران مسوڑھی میں پارٹی دفتر کے قریب پہنچ کر روڈ مارچ کریں گے۔

اس کے علاوہ 13 جولائی 2025 کو تمام لوکل کمیٹی ممبران کو پارٹی کے اسٹیٹ آفس، جمال روڈ پر واک کرنے کی دعوت دی گئی۔ اجلاس میں اس کی تیاری کے حوالے سے تمام نکات پر تبادلہ خیال کیا گیا اور تمام کارکنوں کے درمیان ہڑتال کو کامیاب بنانے کی سمت میں بہت سی اہم باتوں کو تفصیل سے پیش کیا گیا۔ اس میٹنگ میں کامریڈ کرشنا پرساد، رام دیال پرساد، مدھیش سنگھ، ستیندر پرساد، رام نارائن پرساد، جے پرکاش کمار، اودھیش کمار، سی پی منڈل، وشوناتھ پرساد یادو، سونالال پرساد، باسو دیوی، چھوٹو کمار، پپو کمار نے شرکت کی۔

مدرسہ خدیجۃ الکبریٰ للبنات دینی وعصری علوم کا عظیم گہوارہ

نیپال: مدرسہ خدیجۃ الکبریٰ للبنات، جماعت اہل حدیث کا ایک خالص نسواں

ادارہ ہے جو کہ جمہوری نیپال میں واقع ہے۔ یہ ادارہ خواتین کی تعلیم و تربیت کے لیے وقف ہے اور اس کا مقصد خواتین کو اسلامی تعلیمات اور عصری علوم کے ذریعے بااختیار بنانا ہے۔

مدرسہ کی خصوصیات

مدرسہ خدیجۃ الکبریٰ للبنات میں طالبات کو اردو اور عربی زبانوں میں تعلیم دینے کے ساتھ ساتھ گورنمنٹ کی تعلیمی نصاب کی تیاری بھی کی جاتی ہے۔ مدرسہ میں چار قابل ٹیچرز ہیں جو انگریزی، نیپالی، حساب، اور سائنس کی تعلیم دیتے ہیں۔

طالبات کی کامیابی

مدرسہ کی طالبات نے نیپال سرکار کی 'SEE' کا امتحان دینے میں کامیابی حاصل کی ہے۔ الحمدللہ، آٹھ طالبات نے اس امتحان میں کامیابی حاصل کی ہے، جو کہ ایک بہت بڑی کامیابی ہے۔ طالبات نے نہ صرف عالمہ فاضلہ کی ڈگری حاصل کی ہے بلکہ انہوں نے گورنمنٹ کی SEE امتحان میں بھی کامیابی حاصل کی ہے۔ مبارکباد ہم اپنے تمام اساتذہ، والدین، اور طالبات کو مبارکباد دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ مدرسہ کو آگے بھی کامیابیاں عطا فرمائے۔ آمین۔

آئندہ کے لیے امیدیں

ہم امید کرتے ہیں کہ مدرسہ خدیجۃ الکبریٰ للبنات کی طالبات آئندہ بھی اپنی تعلیمی سفر میں کامیابیاں حاصل کریں گی اور اپنے خوابوں کو پورا کریں گی۔ اللہ تعالیٰ ان کی مدد فرمائے اور ان کی کامیابیوں میں اضافہ فرمائے۔ آمین۔

*جن سوراج پارٹی میں مسلمانوں کی جھکاؤ میں زبردست لہر: عامر حیدر
عاقب نظر اور ایڈووکیٹ شاہد اطہر کی کامیابی اس کی مثال: شمشاد نور

دربھنگہ: 29 جون (اصغر امام) جن سوراج کے صوبائی صدر پروفیسر ڈاکٹر کمار شامبھو پارٹی آفس میں میٹنگ کرتے ہوئے کہا کہ اس ماہ کے آخر تک سبھی امیدواروں کے نام کا اعلان کر دیا جائے گا- اس میٹنگ میں نوجوانوں کو الگ الگ اسمبلی حلقہ کے لئے الگ الگ کاموں کی ذمہ داری دی گئی ہے- اس موقع پر انہوں نے کہا کہ سبھی امیدوار اسکول بیگ کے چناؤ نشان پر ہی الیکشن لڑیں گے اور تین ماہ میں پارٹی کے نشان کو ہر گھر و ہر لوگوں تک پہنچانے کا کام ہمارے نوجوان کریں گے- اس میٹنگ کی صدارت کرتے ہوئے ضلع صدر عامر حیدر نے کہا کہ اب وقت آگیا ہے اس سرکار سے اس کے کام کا حساب لیا جائے گا- اقلیتوں بالخصوص مسلمانوں کے خلاف بی جے پی اور جدیو کی سرکار نے جس طرح کے ایجنڈے لائے ہیں اس سے نہ تو اقلیتوں کا اور نہ ہی ملک کا بھلا ہوا ہے- وہیں راجد اپنے خاندان کا فلاح و بہبود کے علاوہ اس سے زیادہ سوچنے کی صلاحیت ہی نہیں پیدا کر رہا ہے- بلکہ اب تو گھر پریوار میں بھی درار آنے لگا ہے جو لیڈر اپنے گھر کو نہیں سنبھال سکتا ہے وہ صوبہ بہار کی ترقی کا بات کرتا ہے- یہی

وجہ ہے کہ آج بہار کے مسلمانوں کا جھکاؤ جن سوراج پارٹی کی طرف گامزن ہو رہا ہے- جس کا مثال دربھنگہ ضلع محرم کمیٹی کے الیکشن میں دیکھنے کو ملا کہ دربھنگہ شہری اسمبلی حلقہ کے ممکنہ امیدوار و متھلانچل کے فعال و متحرک لیڈر ایڈووکیٹ شاہد اطہر بلا مقابلہ جوائنٹ سیکرٹری کا الیکشن جیتا وہیں نوجوانوں کے دلوں کا دھڑکن اور دربھنگہ گرامین سے ممکنہ امیدوار عاقب نظر صدر کے عہدے کے لیے تقریبا 60 فیصد ووٹ حاصل کر الیکشن جیتا- اس موقع پر ایڈووکیٹ شاہد اطہر نے سبھی اکھاریوں کے ساتھ ساتھ پارٹی کے ضلع صدر عامر حیدر کو مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ یہ آپ کی محنت اور پرشانت کشور کے پانچ ایجنڈے پر بے باقی سے اپنی بات عوام تک پہنچانے کا پھل ہے کہ دربھنگہ ضلع محرم کمیٹی جس کی پہچان بہار صوبہ ہی نہیں پورے ہندوستان ملک میں ہے اس کے پانچ میں سے دو عہدے پر مسلمانوں نے ذمہ داری دینے کا کام کیا ہے- ایڈووکیٹ شاہد اطہر نے کہا کہ انشاءاللہ آنے والا اسمبلی الیکشن میں جن سوراج کو مسلمانوں کا بھرپور حمایت ملے گا اور سرکار بنانے کا کام کرے گی- میٹنگ میں وپلو چودھری ممتاز انصاری سنجے چوپال سریندر موہن یادو فتح محمد بلو ساہنی نرل مصرا منظر عالم شمشاد نور عرف شانو شمشاد ناظمی عرف شمسی محمد افتخار پروفیسر مدنی وودو کھیا نورالہدیٰ ڈاکٹر اقبال رشو محمد شوکت محمد اسلم علی اکبر شعیب خان ثاقب سمن ڈاکٹر بی پی شاہی بھگوان ٹھاکر ریکھا دیوی پونم پاسوان اور جالے اسمبلی حلقے کی امیدوار امۃ شافی کے علاوہ کافی تعداد میں لوگوں نے کمار شامبھو کا استقبال کیا وہیں ضلع صدر کا استقبال نرل مصرا نے پاگ شال سے کیا-

"گاندھی میدان سے ہر دل تک: لاکھوں کا پُرزور اعلان وقف ترمیمی بل قبول نہیں، ہم ہرگز نہیں جھکیں گے!

"آج پٹنہ کے تاریخی گاندھی میدان نے ایک مثالی اور بے مثال اتحاد وعزم کا منظر دیکھا جب امارت شرعیہ کی قیادت میں لاکھوں افراد نے 'وقف بچاؤ دستور بچاؤ' ریلی میں شرکت کی اور حکومت وقت کو یہ زبردست پیغام دیا کہ وقف ترمیمی بل 2025 کسی صورت قبول نہیں اور اس کا بھرپور مقابلہ کیا جائے گا۔ یہ اجتماع صرف ایک سیاسی مظاہرہ نہیں تھا بلکہ آئینی حقوق، مذہبی آزادی، اور مسلم کمیونٹی کی عزت نفس کا طاقتور اعلان تھا، جس میں کربلا کی لازوال روح محسوس کی گئی: "وقار خون شہیدان کربلا کی قسم، یزید مورچہ جیتا ہے، جنگ ہارا ہے۔" (وقار راہی) اہم نکات: ◦ زبردست بھیڑ: بہار اور آس پاس کی ریاستوں سے لاکھوں مرد وخواتین، طلباء، علماء، اور سماجی کارکن شدید گرمی اور مشکلات کے باوجود پہنچے تاکہ اپنا احتجاج درج کرا سکیں۔ ◦ وقف سے آگے کی لڑائی: مقررین نے واضح کیا کہ یہ لڑائی صرف وقف جائیدادوں کیلئے نہیں بلکہ ہندوستان کی سیکولر روح، آئینی حقوق، اور اقلیتوں کی عزت و آزادی کیلئے ہے۔ ◦ پرجوش تقاریر: مقررین نے کمیونٹی کو متحد، چوکنا، اور اپنے ورثے و حقوق کے دفاع کیلئے متحرک رہنے کی اپیل کی۔ ◦ متحدہ عزم: بزرگ علماء، نوجوان طلباء، ائمہ، پروفیشنلز، اور سماجی کارکن سب ایک آواز میں بولے: "ہم وقف ترمیمی بل 2025 کو مسترد کرتے ہیں۔ ہم اپنے آئینی حقوق کو پامال نہیں ہونے دیں گے۔ ہم لڑیں گے اور ہم کامیاب ہوں گے۔ یہ ریلی کیوں اہم ہے؟ وقف ترمیمی بل 2025 پر پورے ملک میں غصے کی لہر ہے کیونکہ یہ بل: ◦ وقف بورڈز کی خودمختاری پر حملہ ہے۔ ◦ آئین کے آرٹیکل 26 اور 30 کی خلاف ورزی ہے جو مذہبی اداروں کے انتظام اور اقلیتوں کو اپنے ادارے چلانے کا حق دیتا ہے۔ ◦ ایک خطرناک کوشش ہے کہ وقف کا انتظام حکومت کے کنٹرول میں دے دیا جائے جس سے صدیوں پرانی تعلیمی، فلاحی، اور سماجی خدمات متاثر ہوں گی۔ ضمیر کو جگانے کی اپیل: ریلی کا اختتام اس عہد کے ساتھ ہوا کہ یہ پرامن اور آئینی جدوجہد پورے ملک میں جاری رہے گی جب تک یہ کالا قانون واپس نہ لے لیا جائے۔ ساتھ ہی، تمام انصاف پسند شہریوں، تنظیموں، اور سیاسی پارٹیوں سے اپیل کی گئی کہ ہندوستان کی سیکولر اور کثرت پسند شناخت کو بچانے کیلئے حق کے ساتھ کھڑے ہوں۔ "یہ صرف وقف کا مسئلہ نہیں یہ خود ہندوستان کے نظریے کا مسئلہ ہے۔"

نارائن سیوا سنستھان نہ صرف معذوروں کو چلنا سکھا رہا ہے بلکہ انہیں جینے کی امید بھی دے رہا ہے: گورنر
نارائن سیوا سنستھان کے مفت کیمپ میں 470 معذوروں کو مصنوعی اعضاء لگائے گئے

پٹنہ۔ پٹنہ کے داناپور میں ادے پور کے نارائن سیوا سنستھان کے زیر اہتمام نارائن اعضاء اور کیلیپر س فٹنگ کیمپ میں ہفتہ کو ایک نئی مثال قائم کی گئی جب 470 سے زیادہ معذور افراد کو اعلیٰ معیار کے مصنوعی اعضاء اور کیلیپر لگائے گئے۔ اس خدمت کے ذریعے نہ صرف انہیں چلنے پھرنے کی آزادی ملی بلکہ ان میں خود اعتمادی اور خود انحصاری کا ایک نیا جذبہ بھی پیدا ہوا۔ اس موقع پر بہار کے گورنر محترم عارف محمد خان نے مہمان خصوصی کی حیثیت سے چراغاں کر کے کیمپ کا افتتاح کیا۔ معذوروں سے پیار سے بات کرتے ہوئے، انہوں نے کہا کہ ہندوستان کی خدمت ثقافت لازوال ہے۔ نارائن سیوا سنستھان اس ثقافت کو محسوس کر رہا ہے، جو انسان میں نارائن کو دیکھ کر خدمت کر رہا ہے۔ ادارہ معذوروں کو بااختیار بنا رہا ہے اور ان کا کھویا ہوا اعتماد واپس کر رہا ہے۔ یہ کام انتہائی قابل تعریف ہے۔ گورنر نے بھی ہر ممکن تعاون کا یقین دلایا۔ کیمپ میں انسٹی ٹیوٹ کے ٹرسٹی ڈائریکٹر دیویندر چوبیسا کے ساتھ بہار بی جے پی کے ریاستی جنرل سکریٹری اور دیگھا کے ایم ایل اے ڈاکٹر سنجیو چوراسیا، پدم شری وِل بھین، اور سماجی کارکن دیپ جین مہمان خصوصی کے طور پر اسٹیج پر موجود تھے۔ روایتی میواڑی انداز میں مہمانوں کا استقبال کرتے ہوئے دیویندر چوبیسا نے کہا کہ 9 مارچ کو منعقد کیے گئے پری اسکریننگ کیمپ میں 1100 سے زیادہ دویانگوں کی جانچ کی گئی تھی، جن میں سے 470 کو مصنوعی اعضاء کے لیے منتخب کیا گیا تھا۔ آج یہ اعضاء ان کے حوالے کیا گیا۔ کیمپ میں اوپری اور نچلے اعضاء، متعدد مصنوعی اعضاء اور جرمن ٹیکنالوجی پر مبنی کیلیپر لگائے گئے تھے۔ فائدہ اٹھانے والوں نے جوش و خروش کے ساتھ اعضاء پہن کر مارچ پاسٹ کیا جو ان کے خود اعتمادی کو ظاہر کرتا تھا۔ ڈاکٹر سنجیو چوراسیا نے کہا کہ یہ کوشش ان معاشی طور پر کمزور دویانگجنوں کو خود کفیل بنانے کی طرف ایک بڑا قدم ہے جو حادثات یا پیدائشی حالات کی وجہ سے عام زندگی سے محروم ہو گئے تھے۔ انہوں نے ادارے کی 50 رکنی تکنیکی ٹیم کی تعریف کی جس نے کیمپ کا پورا عمل کامیابی سے مکمل کیا۔

پرشانت کشور نے پٹنہ کے گاندھی میدان میں مسلم تنظیموں کی جانب سے وقف قانون کے خلاف منعقد ریلی کی حمایت کی

پرشانت کشور نے پٹنہ کے گاندھی میدان میں مسلم تنظیموں کی جانب سے وقف قانون کے خلاف منعقد ریلی کی حمایت کی، کہا جن سوراج ابتدا سے ہی وقف قانون کے خلاف رہا ہے پی کے نے تیجسوی یادو کے سال نہیں، صرف 20 مہینے' والے بیان پر سخت طنز کیا، کہا بہار کے عوام 15 سال ان کے ماں باپ کو اور 3 سال خود تیجسوی کو دے چکے ہیں، ان لوگوں نے بہار کو تباہ کر دیا، اب مسلمان بھی راجد کو ووٹ نہیں دیں گے، ان کے پاس جن سوراج کا متبادل موجود ہے سیوان۔ جن سوراج کے بانی و رہنما پرشانت کشور اپنی بہار بدلاؤ یاترا کے تحت لگاتار مختلف اضلاع اور بلاکوں میں عوام سے ملاقات اور میڈیا سے گفتگو کر رہے ہیں۔ اسی سلسلے میں وہ اتوار کو سیوان اور مغربی چمپارن کے ایک روزہ دورے پر ہیں۔ سیوان میں صحافیوں سے گفتگو کے دوران انہوں نے پٹنہ کے گاندھی میدان میں وقف قانون کے خلاف مسلم تنظیموں کی طرف سے منعقدہ ریلی پر ردعمل ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ جن سوراج شروع سے ہی اس قانون کے خلاف رہا ہے۔ گاندھی میدان میں آج کی یہ ریلی مسلم تنظیموں کی ہے، اور ہم انہیں نیک خواہشات پیش کرتے ہیں۔ اسی کے ساتھ پرشانت کشور نے تیجسوی یادو کے اس بیان پر سخت حملہ کیا جس میں انہوں نے کہا تھا کہ "20 سال نہیں، صرف 20 مہینے دیجئے"۔ پی کے نے کہا کہ بہار کے عوام نے تیجسوی کے والدین کو 15 سال اور خود تیجسوی کو 3 سال کا موقع دے کر دیکھ لیا، لیکن ان لوگوں نے بہار کو بربادی کے سوا کچھ نہیں دیا۔ اب عوام ان کے بہکاوے میں نہیں آنے والے۔ اب کوئی بھی راجد کو ووٹ نہیں دینے والا۔ انہوں نے کہا کہ اب تک یہ لوگ بی جے پی کا خوف دکھا کر مسلمانوں کے ووٹ لیتے رہے، لیکن اب مسلمانوں کے پاس جن سوراج کا ایک بہتر متبادل موجود ہے۔ مسلمان اب سمجھ گئے ہیں کہ لالٹین میں مٹی کے تیل کی طرح جلنے سے فائدہ کچھ نہیں۔ اگر وہ لالٹین کو ووٹ دیں گے، تو ان کے بچوں کا مستقبل مٹی کے تیل کی طرح جلے گا، اور روشنی صرف لالو جی کے گھر میں ہوگی۔

خواتین میں بڑھتے ہوئے اینڈومیٹریال کینسر کے حوالے سے آگاہی پروگرام کا انعقاد

پٹنہ، جون 2025: جے پربھا میدانتا سپر اسپیشلٹی ہسپتال، پٹنہ کے زیر اہتمام خواتین میں تیزی سے بڑھتے اینڈومیٹریال کینسر کے حوالے سے ایک خصوصی بیداری پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ پروگرام کا مقصد خواتین کو بروقت تشخیص، علامات کی نشاندہی اور جدید علاج کے بارے میں معلومات فراہم کرنا

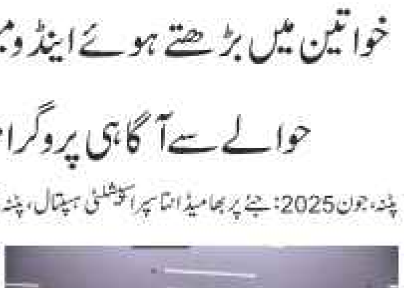

تھا۔ پروگرام کی آرگنائزنگ سکریٹری ڈاکٹر شویتا رائے نے کہا کہ خواتین کی صحت کے بارے میں بیداری پھیلانے اور کینسر جیسی سنگین بیماری کے خلاف بروقت احتیاط برتنے کے لیے یہ اقدام بہت اہم ہے۔ اس موقع پر جے پربھا میدانتا کے میڈیکل ڈائریکٹر ڈاکٹر شنکر سنگھ نے بھی اس طرح کی تعلیمی اور سماجی کوششوں کو مسلسل منظم کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ اس پروگرام کو بہار اور جھارکھنڈ کے معروف ماہر امراض چشم کی موجودگی نے خوش آمدید کیا۔ ان میں ڈاکٹر شانتی رائے، ڈاکٹر انیتا سنگھ، ڈاکٹر منیشا سنگھ، ڈاکٹر بینا ساوت، ڈاکٹر جے آف۔ سنگھ اور ڈاکٹر منجو گیتا مشرا جیسے سینئر ڈاکٹروں نے شرکت کی اور اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ مقررین نے اینڈومیٹریل کینسر کی ابتدائی علامات جیسے ماہواری کے بعد خون آنا، پیٹ کے نچلے حصے میں مسلسل درد، تھکاوٹ وغیرہ کے بارے میں بتایا۔ ماہرین نے یہ بھی کہا کہ اگر ابتدائی مراحل میں پتہ چل جائے تو روبوٹک سرجری، کیموتھراپی اور ریڈی ایشن جیسی جدید تکنیکوں کو استعمال کرتے ہوئے اس کا موثر علاج کیا جا سکتا ہے۔

اسپنگو نے پٹنہ میں سیلف ڈرائیو کار رینٹل سروس کا آغاز کیا
اب اپنی گاڑی کو اپنی شرائط پر چلائیں- بغیر ڈرائیور اور بنا جھنجھٹ

پٹنہ: راجدھانی پٹنہ کے لوگوں کے لیے اسمارٹ سفر کا ایک نیا آپشن سامنے آیا ہے۔ ملک کی ابھرتی ہوئی ٹرانسپورٹ اسٹارٹ اپ کمپنی سپنگو نے جمعہ کو پٹنہ میں اپنی سیلف ڈرائیو کار رینٹل سروس کا آغاز کیا۔ اب شہر کے باشندے اپنی پسندیدہ گاڑی چند گھنٹوں، دنوں یا ہفتوں کے لیے کرائے پر لے سکتے ہیں اور خود اسے چلا سکتے ہیں، وہ بھی مکمل طور پر ڈرائیور سے پاک اور پریشانی سے پاک۔ اسپنگو کی یہ سروس ان لوگوں کے لیے خاص ہے جو ویک اینڈ ٹرپ، فیملی ایونٹس، آفس میٹنگز یا ذاتی کام کے لیے آسان، سستی اور جدید ٹرانسپورٹ آپشن کی تلاش میں ہیں۔ کمپنی کی ویب سائٹ www.thespingo.com پر جا کر گاڑی کی بکنگ کی جا سکتی ہے۔ بکنگ کا پورا عمل آن لائن ہے۔ صارف کو صرف ڈرائیونگ لائسنس اور ایک درست سرکاری شناختی کارڈ اپ لوڈ کرنا ہوتا ہے، جس کے بعد تصدیق کے فوراً بعد گاڑی دستیاب کر دی جاتی ہے۔ کمپنی کا دعویٰ ہے کہ تمام گاڑیاں بیمہ شدہ ہیں اور جی پی ایس ٹریکنگ اور ایمرجنسی سپورٹ جیسی خصوصیات سے لیس ہیں۔ اسپنگو کے بانی اور سی ای او ثاقب نسیم نے اس موقع پر کہا کہ ہمارا مقصد لوگوں کو سفر کی آزادی دینا ہے۔ ہم پٹنہ میں اس سروس کو شروع کرنے کے لیے بہت پرجوش ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ لوگ اب اپنی شرائط وضوابط پر گاڑی چلائیں، اور ڈرائیور یا ٹیکسی پر انحصار نہ کریں۔ مارکیٹنگ ہیڈ انس ذکی نے کہا کہ اسپنگو صرف ایک سہولت نہیں ہے، بلکہ خود انحصاری کا تجربہ ہے۔ پٹنہ کے لوگ اب خود گاڑی چلا سکتے ہیں اور سادہ، محفوظ اور لچکدار طریقے سے اپنی منزل تک پہنچ سکتے ہیں۔ فی الحال، کمپنی کے بیڑے میں کمپیکٹ ہیچ بیک سے لے کر پریمیم ایس یو وی تک کی گاڑیاں ہیں۔ تمام گاڑیوں کو وقتاً فوقتاً سینیٹائز کیا جاتا ہے اور ان کی دیکھ بھال کی جاتی ہے۔ اسپنگو کی خدمات دن کے 24 گھنٹے، ہفتے کے ساتوں دن دستیاب ہیں۔ پٹنہ جیسے تیزی سے ترقی کرتے ہوئے شہر میں یہ پہل نہ صرف مسافروں کے لیے راحت کا باعث ثابت ہوگی بلکہ آنے والے وقتوں میں اسے ایک نئے سفری کلچر کا آغاز بھی سمجھا جا رہا ہے۔

پرنٹر، پبلیشر، پروپرائٹر، ایڈیٹر قمر العابدین نے سہارا پریس فضل انکلیوہ 2- شاہین باغ دہلی سے چھپوا کر فضل انکلیوہ 2، نزد اشرف مسجد شاہین باغ، نیوفرینڈس کالونی دہلی سے شائع کیا
Owner,Publisher,Printer & Editor Qamrul Abdin Printed at Sahara Press Fazal Enclave2,Shaheen Baagh,Delhi & Published From Fazal Enciave2,Near Ashraf Masjid,Shaheen Baag,New Friends Colony,Delhi.Mob-9334346898

Dr. Sheran Ali
ORTHOPAEDICS

Dr. S. Kumar
NEUROLOGIST

Dr. S. Saurabh
NEPHROLOGIST

Dr. Nazrul Abdin
GENERAL PHYSICIAN & DIABETOLOGIST

Dr. Himanshu Choudhary
SURGEON

Dr. Vishal Bhatnagar
PULMONOLOGIST

Dr. P. Banarjee
DERMATOLOGIST

Dr. Sonali
GYNAECOLOGIST

Dr. Sujata Kumari
GYNAECOLOGIST

Dr. Partima
GYNAECOLOGIST

Dr. Nibha Kumar
ENT

Dr. Kumar Abhishek
PEDIATRICIAN

मेडिवेल हॉस्पिटल
MEDIWELL HOSPITAL
सुविधाएँ

विशेषज्ञ डॉक्टर्स	आकश्मिक सेवा
सभी तरह की सर्जरी	हड्डी एवं नस रोग
अल्ट्रासोनोग्राफी	डीजीटल एक्स-रे
पैथोलोजी	वैक्सीनेशन
इ.सी.जी	आई.सी.यू
इकोकार्डीयोग्राफी	मोर्डन ओटी
स्त्री एवं प्रसुती रोग की सारी सुविधाएँ	

Contact : 06513564410
कडरू, राँची-2